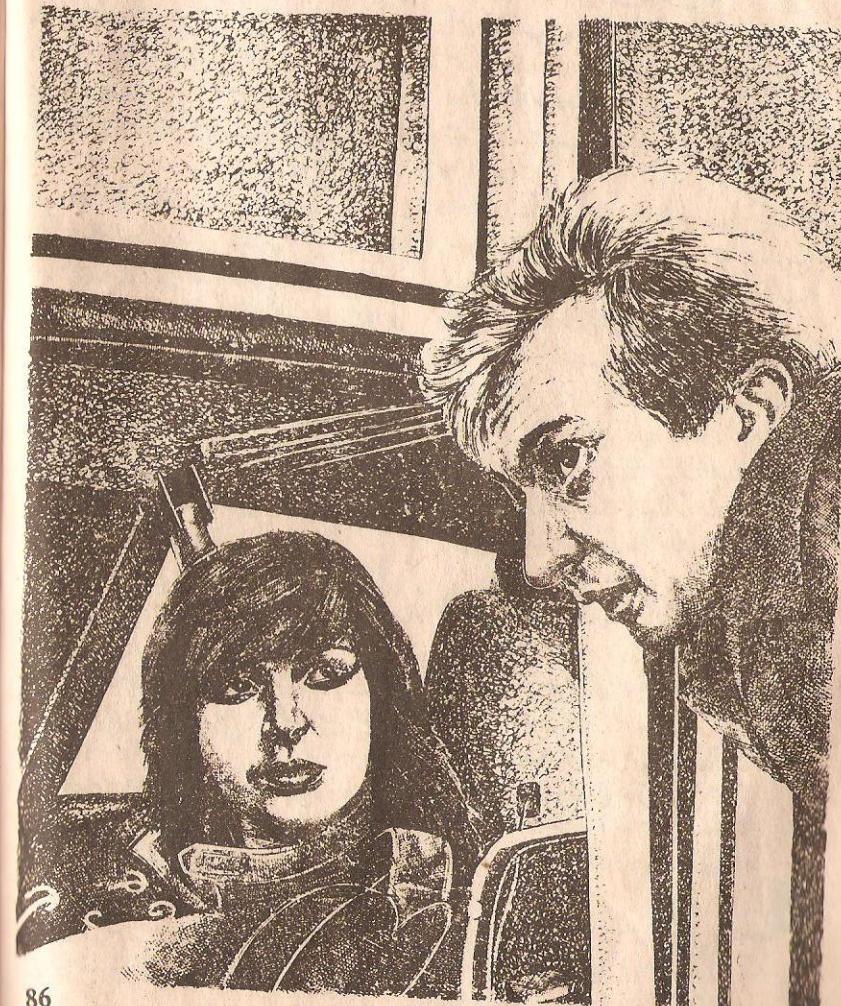


ادب کی انسرتاج تحریروں کی کشیدجوں کے تھکے  
بعجمل ملحوظ کیے اکیرا درجہ رکھتی ہے۔  
کرداروں کے سپیحا اور متی ادب کے شہنشاہ  
ابن صفت کے سحافین قام سے عمران کا دل پیسپ کا زبانہ



### ڈاکٹر ساندھاں کے بڑے

طور پر وہ حکومت کے دست بخراہیں تھے۔ امہروں نے اپنا  
ذائقہ سریاں ملک میں سانس کی ترقی و ترویج پر حکمت کر دیا تھا اور  
ان کی خدمات بھی کی بندی پر حکومت کو ان کی طرف خصوصی توجہ دیتی  
تھی اسی میں قومی نویستت کی ایجاد کے کام مبتدا تھا۔ اُن کی  
حربیں کی دسالات سے ان تک پہنچا ہواں کے لیے بھی ایسا سی  
حکومت کی خدمت فکشن کھٹھے والے کے ہمراہ قلمخانے کی پیداوار ہوئی۔  
”جھے تادا یہ کیسے“، ”ڈاکٹر داور نے عمران کو حکمرتے  
گھوسنے پوچھا۔

ایک روگی  
”نام جھی میرے لیے نہیں ہے۔“  
”زیر ولینڈ والے اسے ملڑی روگی بھتے ہیں۔“  
”اوہ۔ لیکن تم نے ایسی پیچر کو اپنے بی داٹ  
تک کیمیں محدود رکھا۔“

”ڈاکٹر صاحب ایں نے اپنے تک اسے اسحال نہیں کیا۔“  
”تمہیں چاہیے تھا کہ تم اسے ملڑی ایک دیکھی آفت آزم  
ریج کے حوالے کر دیتے۔“

”اگر یہ جریبی ہمارے خلاف استعمال یا گیا ہوتا تو پرورد  
بھی کرنا۔ یقین کیجھے اگر آپ نے اس کا جزو کرنے کی کوشش کی  
تو یہ منافع سوچا ہے کا۔“

”یقین کیسے کہ سکتے ہو؟“  
”زیر ولینڈ کی ایک بڑی شفیستت کی پارٹنری کرچکے ہے  
کہ اگر اس کا جزو کرنے کی کوشش کی گئی تو زند صرف خود منافع ہو  
جائے گا بلکہ اس پاس بھی بڑی بنا بھی پھیلا جائے گا۔“

ڈاکٹر داور کے چہرے سے صفات ظاہر ہو رہا تھا کہ  
آنہیں اس سیان پر یقین نہیں آیا۔ عمران مسکرا کر پانچ ٹھوسیں لیتے  
ہیں مولانا۔ آپ سوچ رہے ہوئے کہ زیر ولینڈ والوں نے ایسی  
کوئی چیز سرسرے قبضتے ہیں ارب سے بی کیوں رہی؟“

”قدیق بات ہے۔“  
”وہ اچھوڑ جگھتے ہیں کہیں سے تھے پرے تو خود  
شائع ہو جائیں گے۔“  
”مکر کرو۔“ عمران سرپاک بولتا۔ ”وچار دن میں تباہے  
تارے نیک ہو جائیں گے۔“

”میں اپنے مکنے پر زیادہ اعتماد کرتا ہوں،“ ڈاکٹر صاحب  
اور فائدہ نہیں پن سے ریلوے الکر کا فام لیتے کا عادی ہوں لیکن موجودہ  
نہیں کے دوں پر ہمیں یہ تجویز ہے، رہے گا۔“ سے صرف  
درخواست بھیجے۔

ترے نے مجھے بھجن ہیں۔“ ملادیات  
”اچھاں کی سروت نہیں۔ میں اوقل درجے کا بے دوف  
ہوں۔ زندگی کو خطا لاقر برت بھی کھر لئے ہی سے کام لیتے  
کی کوشش رہتا ہوں۔ اگر اس قدر ہو تو اسکے لیے کی سزا ہاں  
بنا کر جو ہر تماں کا فرچ بھجے بندھنیں ہے۔“  
ڈاکٹر داور کے بوٹلوں پر خفیت کی مکمل اہمیت نہدار  
بھروسی حس کا گھاٹا ہوں نے فوری طور پر گھوڑت دیا پھر لوٹے۔  
”تھاری مہم کے بیٹھی نظر اسے جیسے کہ اس امنداد کی تھا جانے کی  
آپ نے وہ فلم دیکھی تھی۔ کیا نام تھا؟“

”یہ علم نہیں دیکھتے۔“ ڈاکٹر داور نے فیصلے لیجھیں کہا۔  
”کہنے کا طلب ہے تھا کہ اگر جیز بنڈریت کیسیں ہیں آجھے  
تو جھے اسافر رہے گی۔“ ڈکٹر دل سٹم سیست“  
کوشش کی جائے گی۔“

”اس کے بعد ڈاکٹر داور نے عمران کو رخصت کر دیا۔ شہر  
بچہ کا اس نے ایک بچہ سے فیاض کو غور کیا۔  
”تم چھے کیوں نہیں زیج رہے ہو؟“ دوسری طرف سے  
فیاض کی آماز آئی۔  
”اس نے کوئی محفل نہیں دو جسے کئی دن سے آئندہ نہیں  
دیکھ سکا۔ بڑے داہیات یک اپ میں ہوں۔“  
”حالات بہت خراب ہو گئے ہیں۔ سیدھے میرے  
پاس چلے آؤ۔“

”پچھا کر دی تو نہیں کر دے گے؟“  
”نماق ختم کر د۔ فوراً پچھو یہ ایمان کے لیے جیسے لیا جاتا تھا۔  
عمران نے تریوی میٹے میک اپ اتار کر جیب میں رکھا  
اور نیا من کے آپس کی طرف روانہ ہو گی۔ میک اپ کا ٹھکراؤ  
ایسی یہی کھاکر پوکیس کی طرف پر ہی خدا شفیعہ نہ کم کی طرف  
کے نیزادہ تشویش نہیں تھی کیونکہ تو وہ خردی چھاپر ہاتھا۔  
فیاض سے ملاقات بھوئی۔ اُسی سے اٹھ کر اس نے  
عمران کا استقبال کیا تھا۔ چرسے پر دن کی چھانی تھی۔  
”مکر کرو۔“ عمران سرپاک بولتا۔ ”وچار دن میں تباہے  
تارے نیک ہو جائیں گے۔“

کے عکس کی ایک گاڑی اس کا تھا قبض کرنی نظر آئی تھی۔ قابض  
کرنے والے نے اسے ٹھنڈا کر دیا اور عراں خوش بیخ رہت  
چھکتا گیا۔ کبود کو گھر متفق تھا۔ عراں کا ہدرہ درج کرتا تھا اور  
د جزو زفت کا۔ اس سے سیدھے کمی عرب نے اپنا فلیٹ متفق  
نہیں دیکھا تھا۔ صرف ایک بی تجھی تھی اور وہ عراں کی تھوڑی  
میں رہتی تھی۔ واپسی کے نیے مرتضیٰ رہا تھا کہ جانشی اتنے  
فلیٹ سے ایک پڑوسی برآمدگوا اور عراں پر غرض پڑتے ہی  
اس طرح خٹکاں گیل جیسے کوئی انہوں بھروسہ۔

"ست۔ تو۔ آپ زندہ ہیں؟" وہ بوجھ لائے بھروسہ نے انداز  
میں یولا۔ پڑی خوش بھروسہ۔ اللہ کا تھر ہے:

"میں بالکل نہیں سمجھا۔ بھائی صاحب" عراں نے  
بے چارگی کے کہا۔

"کچھ در پسکے کی نے اطلاع دی تھی کہ آپ کا کمیٹ  
ہو گیا ہے۔ لاش سول اپنال میں ہے۔ وہ دونوں یے پارے  
روتے پہنچتے جا رکھتے گئے ہیں؟"

"آپ نے روئے روئے رکھا تھا" عراں نے خوش ہو کر بھروسہ۔  
"جی ہاں۔" جواب ملے۔

"خوش قبضت ایں آپ۔ عراں نے اپنے ہی سانس لے  
کر کہا۔ سیری یہ آرزو آئن ٹکٹ کی پری ہے ہر کوئی کہانی روتا کیا تھا۔  
پڑھتی نے دانت نکال دیے اور پھر سمجھدے ہو کر بولتا۔  
جسی کی خاتمہ تیز تھی۔ دلواروں سے سر مکارا ہاتھا۔

"اگر لہ اور سماں؟"

"وہ صرف روئے رکھا تھا"

"بہت جیاں ہے۔ اچھا خدا حافظ" عراں باخو  
بلاتا ہوا زینوں کی طرف پڑھ دیکھا۔

28

کس نے وہ نہ نئے تک جزو زفت اور سیمان کی بجانب  
کی تھی۔ وہ دھڑ کتے ہوئے نہ دلوں کے ساتھ اندر پہنچتے اور  
چانک انہیں ایسا محصور ہوا ہیسے سرچرا گئے ہوں۔ میں سے  
یاد رکھتے کا سلسہ منقطع بُرا تھا اور اب اُن کی کمیں نہیں  
آر رہا تھا کہ وہ مزدہ خانز کسی بُجھے جما شے کرتے ہیں۔ کبود کو تبدیل  
ہوئا اور خود کہاں کے ایسے طالع درہیں کہ اسلام ددگھیوں  
پر اسراحت کا موقع نصیب ہو رکے۔ دونوں اٹھے اور ہر نوں  
پس اس طرح آلتی پاتی مار کر بیٹھ کئے جیسے خود کو قین دلانا چاہتے  
ہوں کہ وہ عالم خواب نہیں ہے۔

"کیا وہ ہوش کی بات کر رہا ہے؟"  
"ذہن ماذوف تو نہیں ہے۔ صرف خوف زدہ ہے"

فیاض نے جواب دیا۔

لیکن فیاض کا یہ جھلک عطا نکلا کہ نظری سے کسی قسم کی لگنگل  
ہو گئے تھے۔ اُسے بہت تیرنگا رکھتا اور اس کی زبان سے ادا

ہر نے والے لفاظ کو بذریان کے علاوہ اور کچھ نہیں کمی جا سکتا تھا۔

"اب تیار؟" عراں فیاض کی مکھوں میں دیکھتا ہوا کہا۔  
"میتوں کے کھلکھل کر دلوں سے الگ کچھ پوچھنا چاہ سو تو؟"

"اگر تو گردن یہ کشنا جانا چاہتے ہو تو کوئی اعتراض نہیں"

مراں نے مختصری سانس لی۔

"کیوں؟ اس میں کی روشاری ہے؟"  
"انگھم کھجتا ہے کہ اسی بہت پرایا بیک میں ہوں

اور سیری ہی وجہ سے اُسے شکست نصیب ہوئی ہے بلہ اُس  
قیمت پر بھی راستے کے ٹھاٹ دیا جاتا ہے"

"واقعی قم بہت خوفزدہ معلوم ہوتے ہوئے فیاض پڑھا۔

"ہنسنے کا اشتالیں ہر سے یہ بالکل نیا ہے کیا جاں کل  
خواتین میں زیادہ اُس تھا بیٹھنا ہے؟"

"وقت مناخ ڈکر۔ سیرا خیال ہے کہ میتوں۔"

"فیاض ایک بُری اس کے مستقیم کے اُن قمری پوچھ پوچھ  
نہیں کہ کچھ حص سے لیسوں کے امکانات پر رہنی پر علی؟"

"یقیناً کچھ بھولی۔"

"چھ۔ پھر بھی نہیں۔"

"بس تو چھ چپ پاپ دا پس چلوا۔ کریں لیں سے ری نیز

کے فرار میں سیری ڈکر کئے ہو تو؟"

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔" فیاض نے بھجن کر بات دی

مراں نے خود مورثی اختیار کر لی۔ ذرفت پھر کہنی میں تھے اور

اُنکے باپ پر عراں کو سوتھے کی کوکش کی لیکن اس سے کچھ بکھرا

لیا ہے کہیا بہت نہ ہو سکا۔

"اجھ بات ہے" اس نے بالآخر طولی سانس لے کر کہا۔

الله الملک اور عیسیٰ اس مقام سے یہ مطلوب ہیں۔ اُن کے

لہیا ویس کو دالت میں پیٹھیں کیا جائے گا؟"

"ٹکڑا کرتے رہو۔" عراں خٹک لیجے میں کہتا ہوا کہی

اپنی پر وہ بڑی حقارت سے گھسرا یا تھا۔ کبود فیاض

ہونٹوں پر شراستہ آئیز مکار استھنی۔  
و فتحہ فیاض نے اُنھیں مجھے اور خوش و خرم نظر آؤ۔"

دو ٹوں باہر تکلے۔ عراں نے قلعی طور پر خاموشی اختیار  
کر لی تھی۔

"سیری گاڑی میں چلوا۔ اُنی گاڑی چھوڑو۔" فیاض نے

پارکنگ خیزی میں بڑھتے ہوئے کہا۔

عراں خاموشی سے اُس کے مبارکبہ بیٹھا گیا۔ کار نے  
دو ٹوں اسی فلانگ کی سافت بیجن طے کر کیں عراں کے روئے

میں مرقی تھا۔ آخوندی میں بخے بھوئے میں پہلے کی۔

"تمہیں سانپ کیوں سو رکھ لیا ہے؟"  
"شامہن العبر تھا از نکلا تھا گھر سے"

"میں تھیں اس منتری کے ساتھی کے پاس لے جارہا  
ہوں جاؤں نہیں باتھ کا شکار ہوا ہے"

"وہ کہاں ہے؟"  
"اپنال میں۔ اس کے اصحاب پر بہت بڑا اثر پڑا ہے"

"یہ تجویں کام کی بات۔ خیر اسے قوم دیکھی ہی میں گے۔

سرگوہن کی پارٹی کے اُس ادمی کی کیا گزری تھی؟"

"سیخوت۔ وہ رات کا کام تھا رہا تھا۔ میر پر باہر کا  
کوئی ادمی نہیں تھا۔ اس کی بیوی اور دو بیٹے تھے۔ اچانک وہ  
ہاتھ خٹک کے دھل پڑا اور میرتے رکھ کام تمام کر گیا۔"

"وونوں چھوٹوں میں کہنی گاٹھت؟"  
"عماٹتے سے اطلاع ملی۔ بہت سچے کی بات ہے"

"بہت پریشان ہوں۔ بھیک کے بات کرو۔"

"میں اس وقت بالکل سچیدہ چھوٹ کیٹیں فیاض! اُذکر  
انگام اور اس کے پا سارہ ماٹکی کہ ملی تمام ہو گئی ہے۔ ریا و نیز

کے فرار کا دارم آسائی انکام کے سرخو بجا جائے گا۔"

"میر کی رہنا چاہتے ہو رہا۔"

"یہ بہت لہاڑا ہے عراں۔ نیز کے بات کیا ہے؟"

"خوبیاں کہاں تھا؟"

"میک دل کے مقام پریسی کی ڈیباں ترڑ کرے۔"

"ریسیور کے امکانات کا جائزہ یافتہ؟"

"جھے ایسی کوئی چیز نہیں مل گئی۔"

"یہ بہت لہاڑا ہے عراں۔ نیز کے ساتھی کے باپ کیا ہوا

کافنڈکاں کی فیض کے ساتھے ڈال دیا۔ چڑھتے فیض نو گھوڑتا  
رہا۔ پھر اٹھتا ہوا بولتا۔ خدا حافظ۔ تلاش کرتے ہو گل کراور

سے کنڑوں کیے جنے والے کا لات رسیور کے لیفڑیں مل کر اس کا آمد  
نہیں ہوتے۔ کمی خصوصی کوئی پاٹھیں اُنہیں کریا جائے گا۔ چھانک  
میک دل کا ناشاڑ۔ ویسے تیر نظر کی بات اور ہے کہ یہ دو عالی

کھنے بیان نہ سرد ہے میں کہا۔

"شکری۔" عراں بیٹھا ہوا بولتا جان پکی۔ پتا ہیں کہ  
اُنکا اس نے اخراج سے طاقت سو جائے۔"

کر کے کوئی کام کی بات معلوم کر گئی۔ عراں کے  
پیاس کی بھری سوچ میں بڑا گیا تھا پھر کچھ نہ بول۔ عراں کے

مران تیری سے اس کے قریب پہنچا اور جھک کر آہتا  
سے بولا: "شواستے کے کام نہیں چلے گا۔ اس سفید قام فریڈل کا  
تعاقب کرو اور اس کے پارے میں حلومات فراہم کر کے سپن غافل کا  
کو اطلاع دو۔"

"مگر... کیا جھلپ...؟ اس کے تبریز بدل گئے۔

"میں بیان کا ایسا بھی جھوٹ ہوں کہ تم میرا تعاقب کرتے

چھوڑ، عران نے کہا۔

"میں نہیں جانتا آپ کون ہیں؟ اُس نے غصیلے بچے

سی کہا۔

"اچھا تو اب میرے تجھے نہ آئیں۔ کیونکہ میں ذرا باختر

روہم سماں جا رہا ہوں۔"

با تھر ورم میں سچنگ کر اس نے اپنا کوت اسراحت اور غور

اس کا جائزہ لیتا رہا تھا۔ دلپی پر کوت اس کے باخوبی میں نظر

آیا، وہ نیاں کے ماخت کا کوت اسراحت اسراحت میں مگر اُس کو غیبت ہی

جنیش دی اور پھر اپنی جھوپ جھکا، فاقہ پینے میں بندہ میں منت

ظرف ہوئے تھے اور یہ وہ باہر نکلا تھا۔ کوت کا ایسی پیچھی تھی

پر ڈلتے ہوئے اس نے گرد پیش کا جائزہ لے۔ فیاض کے

ماخت کی کاری ایس وہاں نہیں تھی، اُس نے اپنی کاری اسراحت

کر کے یہڑا نہیں کئے ہیں دوڑ کھائی۔ اس ہڑا ایک ہمار پھر

اندازہ کر سکا کو تعاقب پر جوں جاری ہے۔ نیلے رنگ کی ایک

اپرٹ کا تجھے تھی۔ نیک رنگ کرنے کے لیے اُس نے اپنی کاری

کو خفقت کر دیا ہے جو دیے۔ اپرٹ کاری تور پر تھا جو اُس کی۔

شم کے پائچ بجتے تھے۔ اس نے ایک پیکٹیٹیل فون پر ڈکے

قریب کا ہی روک اور بیک زیر دے رالا تھا اگر کوئے پرورث

طلب کی۔ رپورٹ اسی افرانیں تھی کیونکہ اس وقت یمان اور جوزن

کا شرائی نہیں بدل سکا تھا۔ خلیف پر سور متفق تھا۔ عران نے اسے

کچھ ہر جیسا دے کر سلسلہ قلعے کر دیا۔ پارا پورٹ کار دوسری

ٹرف کے مت پانچ سے گلی کھڑی تھی۔ عران اپنی کاری میں بیٹھ گیا۔

لباد اپنال تک تو سیمان اور جوزن کا شرائی مل سکا تھا

لیکن مردہ خانے میں ان دونوں پر کیا گزر تھی؟ اس کا جواب کوئی

نہ سکا۔ مردہ خانے میں ان کا درود رنگ تباہی تھا۔ اس کا جواب کوئی

دوسرے سکا۔ مردہ خانے میں ان کا درود رنگ تباہی تھا۔ اس کا جواب کوئی

وہ خیمن کے ماخت کی کاری کے تجھے تھی۔ پھر دونوں کوئی کاری نہیں تھی۔

کے قشت باخت سے کاری تکادی۔ کیٹن فی ان کے ماخت کی کاری تجھے

مگر اسکی ملکی سعید کارا کے پڑھی بیکی تھی۔ یہیں صورتی ہی دوڑ کاروہ

بیکی رنگ کی عران نے دوڑ کرنے والے کوئی اس بارا بچی طرح دیکھا

یہ کوئی سفید قام غیر ملکی تھا۔ عران اپنی کاری سے اُٹر کر نیکی کا رنگ

دھنی جوہر بیساں کی ملکی خالی تھی۔ عران ایک جگہ جگہ ملکی صدر

دروانے سے طرف تھا۔ سب سے پہلے فی ان کا ماخت بالی کی دھنی

بھرا تھا۔ اس کے تجھے وہ سفید قام غیر ملکی دھنی دیا۔ فیاض کے

ماخت نے تواریخ اسے کے قریب ہی ولی ملکی خالی لیکن

غیر ملکی عران کی طرف جھٹکا چلا آیا اور اس کے عقب سے کوئی

ہر نے اس طرح رکھ کر ایسا سچنے کے لیے عران کا سہارا لیا۔

"تجھے اُسکے بے جا بات" دی سخالا لے کے بیلا۔ میرے

حنتوں میں شدید درد ہے:

"کوئی بات نہیں" عران نے خوش اخلاقی کا مظاہر ہو کی۔

"میرے لامی کوئی خدمت؟"

"بہت بہت شکر" وہ کہتا ہجا اگے بڑھ گیا۔

عران ہر ہے ہوئے اپنا سر کھی رہا تھا۔ قریب کی ایک

میز پر بچنگ کر فریڈل نے اس طرح گزی جھکسائی جسے اب کرنے

رہنے کی تابہ سہ دو توں باخٹ گھنٹوں پر سچے اور چھوٹا تکلیف

کی شدت سے اُٹر گئی۔ اس نے سر کے اشارے سے دیکھو

بکا یا اور اس سے کچھ کھینکنے دیتے کے اسراحت سے اسکا تھا۔

بیسے بات پہنچ دی جو اسے کیا تھا۔

عران اُٹھ کر ان کے قریب پہنچا۔ غیر ملکی دھنی سے کہہ رہا

تھا۔ "تجھے سہارا دے کر میری کاری نکت پہنچا دو۔ میری حالت

بگاری ہے"

عران نے دیکھ کر اسے کہہ رہا تھا۔

میں کچھ نہیں جانتا جو کہ کہا جا رہا ہے کو دوڑ کوی مار دی

جا۔ سچنگ کی۔ جوزن کے جوگز تاہم اُڑ لے

ٹھیک اسی وقت دوسرا آدمی کرے میں داخل ہوا اور پہلے

آدمی پر بیس پڑا۔

"مترا دام غیر ملکی تھے تو نہیں چلے گی۔ اپنال پر سیلان بکر بولو۔

جا تے کوں سہر بیول پر کام فرما رہے ہوتے۔ سیلان بکر بولو۔

"چھ سیمان کے پہنچے ہے تو ملکہ خادم نہیں" ہے۔

"اورہ یہ" سچنگ آدمی کا باقہ جھک کیا اور جھکا جوگز اپلا۔ بچے

میں رکھتے ہو جا بیٹا نے بغیر کے معلوم ہوتا۔ بیٹا تو کہا تھا کہ۔

"غیر ملکی تھے پاہنچا جوگز دیکھ دیا۔" بچے

پتا نہیں کس نہیں سے پالا ہے۔

ریو اور والا چلایا اور جو دوسرا سے آدمی نے نہیں کر دیا۔

کہا۔ سچنگ بیٹھا کہ آگر کوئی سازش کا خکار ہوئے تو پیر

عران نہیں تھا۔ خود اپنی اسی پہنچے جاہلیں کیا۔

"ہر سختا ہے کہ کچھ لوگ عران سے حقیقی معلومات فراہم کیا جاتے تھے۔" جوزن سر ملا کر لولہ۔

"باص کوچھ لینا ہبھت مشکل ہے تھا۔" بچا رایت سنہ دیغزہ دہا تھا اور ملکا بلا۔

"نہیں اس لیے آیا تھا کہ تم توکوں کو دوہ بھر کے کھانے پر

سے جاہلیں۔" جوزن سے میں قیام جانتا ہے۔

"باص کے بارے میں بیٹا پاپ بھی کچھ نہیں جانتا۔

میں کیا جانوں کا؟"

"باص کے بارے میں بیٹا پاپ بھی کچھ نہیں جانتا۔

"تم جانتا رہے ابھی لکھر ہے۔"

"بیکل نہیں۔"

"بیک ہے۔ جھیک ہے۔ جوزن نے سر لالا کیا

اوچھا فراٹھی افشار کی۔

سیلان اُٹکا ہی نے کچھ بیکتی بیا اور اپنے بیک دار گذے

پر پھر کی طرح اچھے گا۔

"سیلان شاید بیک کوئی جانتا ہو! بیک جا جب ہم نے تمہیں

رسیوکی ہے تو تم دوں بیٹھے ہوئے اور بیک کی سی فرن کا لال پیٹے

ہی آجھی تھی کہ تم اس حال میں بیک گئے۔"

"بچا رایت نہیں ہے۔ بیک نہیں کہا۔" بیک اس کے پہنچے پہنچے

لہذا میں اسی وقت جی بھر کے میں بیک کرنا چاہیے۔"

"چپ سالا، کیا آر؟"

"اس میں نہ تاری کی کیا بات ہے کا یہ۔ خدا نے لامت

ر کے اور ہم اسی طرح میں کر رہے ہیں۔"

جوزن کچھ کہنے سے والا تھا کہ دُر ایک سچے آدمی

چھ زنگ کے ساتھ جھک کر دیکھ دیا۔

"مکیوں بکارا کرنا" بیک اس کے پہنچے پہنچا۔

"اپلوالہ بکر کر جلدی جلدی پکیں پھچکائیں۔"

"مکو اور سیسے ساتھ چل" آئے والا غزال۔

"م۔ مکو کیوں بھائی صاحب؟ یہ کیا ہے؟" سیلان پر کھلا

کریوا۔ بیک تو سیلان اپنال کے ٹردہ خانے میں واپس ہوئے تھے۔

90

"کیا مطلب؟"

"وہ اب میرے تھے پڑا گیا ہے۔ میں میری سرکوت کی کمی اور میرے کوٹ کی وجہ سے تھا۔ صوفی بتا ہوا عران نے کوٹ پہنچنے لگا ہے کہا۔ اب دیکھو پشت پر جس خوبی کاٹ سمجھ رہا ہے، وہ دل کی سرحد میں نہیں ہے۔"

فیاض نے جوک کر دیکھا اور بھر سیدھا کھڑا ہو کر پڑا گیا۔

"خدا کی پیاری ہے:

"پچھو ڈیر فارسی رہی پھر فیاض نے بھرائی ہو گئی آدمی میں پیاری ہے:

"شیدر سیدور:

"اور ہمیں اس کا علم تھا؟"

"یقیناً تھا۔ میکن۔ میں معلوم تھا کہ وہ مرد و دیوان سے

کھانا بھی نہ کھانے دے گا۔ سرچا چاتکا کا نے کے بعد سہوا خوری کو

چیلیں لے لیکن اب کیا فائدہ؟"

"کہیں ہاڑی پتھریہ و مکھتے۔ کیوں؟" فیاض نے تھیں تکال

کر رکھا۔

"بالکل! اور بھر قم تھا تو کرتے اس باختہ کا۔"

"سیدور تم نکل کیسے پیغام تھا؟"

عaran نے سفید فام ابھی کے لامکھا کراپتے اور پر گز نے کا

و اقتدار نے بھونے کہا۔ اسی پیے میں نے جاتا کہ تباہ اُدی

اس کا تھا تو کرے۔ نہیں مان توں نے اُس سے کہا اپنی بات

ہے۔ اسی میں اسیں جگہ جا رہا ہے جوں جوں پر فرازیں رکھ گئے:

"میں طلب؟"

"باقر روم اور وال میں نے کوٹ اتنا کر دیکھا تو میان

اس بگ اشکنگ پلاش کی پتھریاں جا چکا ہوا تھا اور دیکھو

جیک اسی پھر جبی بیوست بنوا ہے۔"

"پیپ کمال ہے؟"

"فیاض صاحب۔ اگر وہ صاف نہ شوگا تو اپ کے

صوفی کی پیش کاہ کے اندر بھی ملے گا۔ مگر ہمیں میرا خجال ہے

رخچوں کی تھب کے ساتھ ہی وہ بھی منافع بگیں ہو گا۔"

وہ بڑی دیر بک اس مرضیوں پر لکھتا کرتے رہے تھے۔

چھوٹ بیری کا سلسہ میں آیا تھا۔ فیاض اس پر تیار ہیں تھا کہ عaran

کو اپنے بھروسہ دے لیکن وہ عaran کی کچھ اچانکی بات نہ مٹا

سکتا۔ تھوڑا سے بیچ کر سویا لیکن پھر اسیدروں نے کوئی

انت اشارہ نہ رکھنے لگا۔

بگار یا کیا۔ فیاض کا خونخوار چہرہ نظروں کے سامنے تھا۔

"مک سے؟" عaran نے بے حد خوش ہو کر پوچھا۔

"کہاں مت کرو۔ چپ چاپ میچھ جاڑا۔"

"کچھ تو شرم کرو۔ آخر کیسے ہے؟"

"خھوشناماروں کا۔ درہ چپ چاپ کی تاکھار۔" فیاض

نے حصہ بھونے آئا۔ میں کہا۔"

عaran چھوکھیں لراحت۔ دو تین بیان پاکنگ شور

سُنن دیا۔ کھر کے اندر کا شریعت۔ دلوں اُٹھ کے۔ بیکس می

وقت ایک طازم دوڑا ہوا آیا اور دروازہ کے ترسیبیں لفڑا

کر کر پڑا۔

"یہ جو ہا کیا بات سے؟" فیاض نے بکھار کر پوچھا۔

"خج... خج... طازم اُٹھے کی کو شمش کرتا ہوا

بڑا ہوا خج والا تھا۔"

"بماں؟"

"ڈائیکر و میں؟"

وہ دو ٹوں چھیٹنے بھونے ڈائیکر۔ روم میں پہنچ لیکن

رہاں کچھ جو نہیں تھا۔ اب تیک ان کے کھر کے افزاد ہو گئی

تھیں پچھے عاربے تھے۔

کیکیں شور چاکھا ہے؟" فیاض دیا۔

وہ دو ٹوں چھیٹنے بھونے ڈائیکر۔ روم میں پہنچ لیکن

رہاں کچھ جو نہیں تھا۔ اب تیک ان کے کھر کے افزاد ہو گئی

تھیں پچھے عاربے تھے۔

"کھجور کا نام تھا۔"

وہ دو ٹوں چھیٹنے بھونے ڈائیکر۔ روم میں پہنچ لیکن

رہاں کچھ جو نہیں تھا۔ اب تیک ان کے کھر کے افزاد ہو گئی

تھیں پچھے عاربے تھے۔

"بماں؟"

"تھامن؟"

کیکیں ہاں چاہتے ہو۔ فیاض نے اسے تھوڑتے ہوئے پوچھا۔

عaran کی نظر اُنے کوٹ پر بھی گھوٹ کی جسے وہ صوفی کی

پیش کاہ پڑا۔ اسی پیش کی طرف اپنے کھر کے سوچنے کی

نے نی میں کوشاہ کی لادیقہ دیکھ کر کے سے رخصت کر دے۔

ان کے پیشے بات پر دسوچنے کی طرف رہا۔ اپنے کوٹ اُنچا

تکوں اور فیاض سے پوچھا۔ لیکن کوٹ بھت بہت اپنی سایا ہے۔

"خیز سوچ دکھنے کا کوئی نہ کرو۔"

"کیا مطلب؟" فیاض کا بھی تھا۔

"شیدر میں ابھی بھر پہنچوئی ہے؟"

"جی نہیں۔ وہ پرہیزی کھاری ہیں۔"

"اُن۔ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ عaran باختہ حاصل کر لے۔"

"رات کے کھانے میں کیا کیا ہے؟"

"پانیں۔ فیاض کے ڈیز لاری کے کہا۔"

"شاید گھر سے مدد شریعت اور جگہ جگہ بھتی پھر دیا کرے۔"

لپسیں والوں کے درخواں پر آج مل جوچے ہے دوڑ رہے ہیں۔"

"مفہول بالیں مت کرو۔ میں نے دھندے کے لگا دیا ہے۔"

"یہ درہ خود بھی اسی بیان سے تھا۔"

"پچھے میں کیا ہوں؟"

"وہ ایک سفید قام غیر ملکی کا تعاقب کر رہا ہے۔" عaran بس۔

کر لے۔ اپنے تیکیں سی رہے کا جھے نہیں۔ اس لیے ظہر رہو۔"

"کسی شام نے اس سے لگنکوئی تھی؟" فیاض نے غسلے لیجے

میں پوچھا۔

"تم منع کر دیتے تو ہرگز کرتا۔ آئندہ اندر کی سرستے تھے

کھاتا تو سخنی سے جھے تاکیدی کر دیتا کہ اس سے پھر جاہزادہ کوں۔"

"بعض اوقات خداستے بارجاتے ہیں۔ فیاض نے عaran کو کھوئی تھوڑی بیجا

بیچے پر لامچا کر لے۔"

"غسلے میں بڑے خوبصورت لگتے ہیں۔"

فیاض پھر کچھ بھونے والا تھا کہ غون کی لگنکوئی تھی۔ اس نے باخڑا

کر لیے۔ اسٹیلیا اور جوپ سے پھربنکی کے آشنا پیدا کیے ہوئے

کھا کر سوچا خرچ کوچیں اور واپسی پر۔"

"شب باشی کا نظم اسیں کر سکوں گا۔" فیاض نے بات

کاٹ دی۔

"خیر۔ خیر۔ لیکن کھانے کے بعد سہوا خوری پر صدر

مزدوروی ہے۔" فیاض کے بعد جاہزادہ کوں تھا۔

اس کے بعد جوہر معدتر کر کے اندر جاہزادہ کوں تھا۔

صوفی پریسٹ کو چھٹت سے جھے بھرے ہوئے تھے جوچوں کا شمار کرنے

لگا۔ تھوڑی درجہ پر جاہزادہ اور غون پر بیک زیر کے نہ قابل کیے

لیکن سیمان اور جیزوت سے متعلق کوئی استغفار خیز نہیں۔"

"میں نہیں جانتا۔ اگر اس وقت میرا کوئی اُدی موجود ہے تو

میں اپنے جتوں کی طاقت میرا کوئی تھی دیتا۔"

"تھامرا آدمی؟"

"جب میں سلطان کے لیے کوئی کام کرتا ہوں تو مجھے

کچھ دکھاری جائے گا۔ دیسے کی قلمبنا سکتے ہوں کیا جیسا اور جو سوت بن کر لے۔"

"لہاں غائب ہو گئے؟"

"میں کیا جائزی؟" فیاض اسے گھوڑا ہوا ملدا۔

عaran نے اسے آن کی کہانی سناتا۔

"میں کچھ میں بھاتا کیتم بھتے ہوئے ہوں۔"

"جی نہیں۔ وہ پرہیزی کھاری ہیں۔"

"اُن۔ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ عaran باختہ حاصل کر لے۔"



وہ تم سے واقعہ نہیں تھا۔ بہترین کوئی چیز نہیں جانتے۔ پس سے  
نی احوال ہے اس شفعت سے رالیط غمہ کر دیا ہے، جسے اسے جانتا تھا۔  
”ساتھی تو گریٹ بروڈکلر لیکن یہی یورپ بنا چاہوں گا کہ  
کاچانک ہم چکما ساراں پر کیوں آمادہ ہو گئے؟“

”پاٹکن فائی معاشرے“  
”ذائقِ محاملہ؟“ اسے کہے ہیں جوہت تھی۔  
”ہاں۔ یہ دینیک طرف سے پہلوں کو تو قبیلہ شانے کے لیے  
یہی نے اسی تحریر کے کا احتمال شروع کیا تھا۔“

”بیدار اتنی بی اہم ہے؟“

”کوئی سوت کرو۔“ تینیں اس سے کوئی سوت کارہ بڑنا چاہیے۔“

”واکرہ اٹکھم تیکم کو ذیات کے کیا سو کارہ؟“

اعلیٰ کم نے حق سے ہبڑت چھپنے اور اسے گھوڑا را پڑا پھر

پہلا۔ ”نکوں کو بھی رات تم بیہاں ہبڑا کئے تھے؟“

”ہاں۔ یہیں بی لایا تھا۔“

”اس سے کیا باقی ہوئی تھیں؟“

”کچھ بھی نہیں۔“

”ہوں۔ تو تینیں اس پر اعتراض ہے کہ میں نے ذاتی  
اعراض کے لیے بھکار پاپا کیا۔“

”ہر ہمیں پچھے کو رتنا چاہیے۔“

”یہی تیکھم سے الگ بھی کوئی بچھوڑ جوں؟“

”بے معقولوں کی بات نہ رکھا۔ اٹکھم ایکم سے الگ بھی  
کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔“

”شٹ اپ! میں تھرا راما ہوں۔“ بھجے پڑھانے کی

کوشش کر دی۔ سیاہ دینہات خود میں سببیت بڑی تیکھم سے ان

کے نیز بھی نہیں رہے سکتے۔

”ایں ہم ایک بھت سے خڑے سے دھپاں ہیں۔“

”بہت جلد ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔“ تھر کوڑا۔“

وہ جند لئے سچتا را پھر بولتا۔ ”بھر۔ یہ اس وقت طلبی  
کا مستقصد ہے؟“

”حیر سے عران کو بیجا تھا ہے۔ اتنا بالصاحت تھا ہے  
کہ میک اپ بیس بھی اسے پچھاں سے۔“

کر کیتی۔ بھجے تینیں کہ اس کے پچھاں سے کام اُسے ساختہ تھے کہ

عران کی ملاش جاری رکھو۔ پہلوں کو میں نے اس کے پیچے کلایا ہے۔

لیکن پہلوں کے ہاتھ لئے سے پہلے ہی اسے تھر کر دیا تھا۔

اوہ سنو! بھوئے بکر دل ہوئے کی مزدورت نہیں۔ یہیں جو پھر کی را

ربا ہوں۔ اس کا تیکھم کے مقادے گھبرا تھا ہے۔ یہیں بعد

ہو کر میں نے اس کیوں کی؟“

”تینیں۔“

”رینا دینیز کے فارسے زیادہ پیوس کے لیے عران

اہم ہو گیا ہے۔ موقع واردات پر عران کے طازمین کا پاؤ اجاتا

اس کے لیے اس اسری دلیل بن گیا ہے کہ عران معمولی معاشرے

پر بھارے ہے کام کر رہا ہے۔“

”لیکن پھر عران پر لاسکی حکم کیوں کرایا تھا؟“

دریں جانتا تھوں کہ عران شے میں مبتلا ہو کر کوٹ آتارے

گا اور اسے رسیور کا شرائغ مل جائے گا۔ ملہبرے سے اس کے بعد

کوٹ سینے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ یہ حال عران بھی گیا اس

سے کیپتوں فیاض کے اس قسم سے کارہ تھے کہ وہ تھرست ملی کہ وہ تھرست سے بلا جا

ہے اور جیب اسے اطلاع ملی کہ رینا دینیز جس سے فارس ہوئی اور

عران کے دونوں طازمین بھی اس کے درگاہوں میں سے تھے تو اسے

یعنی ہو گیا کار لاسکی حکم کا گراماں کے گھر کو ایسے سچ کیا یا

کر رینا دینیز کی طرف سے اس کی قوبہ بھی رہے۔“

”لیکن آخوند جیل سے کس طرح فارس ہی؟“

”شہزادی آسافی سے۔ لا۔ ملکی گردبے نے بھی دروازے

پر پرواز کر کے فاصافت دہراں چھپا رہا تھا۔ پہرے دار چاروں

طرف جدگئے پر بھے تھے۔ اسی انتشار کے عالم میں وہ دوہاں سے

نکال لالا گئی۔“

”اب کیا پروگرام ہے؟“

”یہیں سے اسی لیے تینیں بھایا ہے کہ آنہ کے لیے کوئی

پروگرام ترتیب کیا گئے۔“

”اس سے پہلے ہی مارک الیون کے متعلق جانتا ہوں گا۔“

اچانک ذہنی تو ان کیسے کوئی بھی؟“

”اس کا ذہنی وارسی عران کے علاوہ اور کوئی نہیں پوچھتا ہے۔“

اطلاعات کے مطابق اس نے غلب کے باڈی کا رکھا را پوپ

ڈھارکر مارک الیون سے معلوم اسی میڈی و قت سے زیادہ طویل ہو

کی تھی۔ بھجے تینیں کہ اس کے لیے کنیختی اسکے میڈی اور

تم جانتے تو کوڑا کنیختی کا استھان میڈی و قت سے زیادہ طویل ہو

جائے تو معمولی ذہنی طور پر مغلوق ہو کر رہا تھا۔“

”تیس تریجی عکس ہے کہ اس نے مارک الیون کے سارے

بھروسے کے متعلق معلومات حاصل کر لیں۔“

”تینیں بھر مندہ بھرنا چاہیے۔“ تم مارک کو جانتے ہو لیکن

”اگر بیات ہے تو باقاعدہ طور پر استھان دو اور لاسکی  
حریت بھی دلپس کر دو۔“

”یہ تاہمکن ہے۔“

”ایچی بات ہے؟“ نکوس اٹھتا ہوا بولا۔

”تو نہیں ہیں۔“

”تینیں شکر۔“ میں نے پیغام تر تک پہنچا دیا۔ اب

تینیں بھی عکس ہے۔“

”ایچی بات ہے؟“ میں جانتا ہوں۔“

”میں کی طرف، دیکھ جی تینیں رہا تھا۔“ اب رہا

”مکوس کی طرف، دیکھ جی تینیں رہا تھا۔“ کہا تھم تک رکے، ”تھے کافی

کا جنک پر بیٹھا تھا۔“

”میرے ساتھ آؤ۔“ انکھم بھی اٹھتا ہوا بولا۔“ میں تم

پر بہت بیٹھنا چاہتا ہوں کہ احوال بیساں میری موجودگی کی

ضور میں ہے۔“

”لکھنؤ ختم ہو گی۔“

”کیا مطلب؟“

”جیسے دھرم مسلم ہوئی چالیس ہے۔“

”ایچا تو سنوارا تھے اپنے اخیوں کے جاہر کیا ہے؟“

”تینیں بھاگتی بھی کر کی اقتضیہ کے سر زبانہ اعلیٰ کا پانچاہا تو لیکن

تم نے پیچی سل کے لوگوں کو قتل کرنا تو کوئی سکھ کر دیا۔“

”ان میں دشت پھیلات پھیلات پھیلات معدہ حصہ نہیں۔“

”ایچی بات ہے؟“ کافی دشت پھیلات پھیلات کے سارے ملک کر کے۔“

”سرپاہ کون ہے؟“

”نکوس اپنے سے دیتا۔“ تم کچھ اٹکھے کے تھنک سے غداری

کی سزا تھی مزدور ملے تو اس کا نکھل کر نکھل کر دوڑا لات رسید

کی۔ وہ منہ کے بول برس میں اپا اور قبیل اس کے کوڈیا رہا۔“

النکھم دروازہ منقل رکھا تھا۔

”تینیں ساختہ بھی پھیلات پھیلات کے سارے ملک کر کے۔“

”ایک شفعت کی دست اندراز بولوں کی بنا پر میں کامیاب  
ہوں۔“ جب تک اسے ختم نہیں کو دیتا۔ میں سے بولوں کا ہمیں نہیں۔“

”تم شاید عران کی بات کو رہے ہو؟“ نکوس کے ہر ٹوڑے

پڑھنے سے ملکر بہت سزا دھیگی۔“

”ہاں۔ ہاں۔“ انکھم جو نک کر کے گھوڑے تھے۔“

”تم عران کے بارے میں کیا جانے تھے؟“

”ایک مکھیاں سالیک میرے پیلک میرے آخی چلکی

تباہ نہ لائے گا۔“ اس وقت پیلیں اسے سارے تھر میں تباہ

کر لیے رہی ہے۔ میں نے پیلیں کو بار کارا رہا ہے کہ عران میرے

لے کر اس کو رہا ہے۔“

”قہار میں کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے۔ اسی لیے

آٹھ بولوں کا فصلہ ہے کہ فری طور پر بیساں سے روشن ہو جاؤ۔“

”یہ آٹھ بولوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“ تم جا کتھے ہو۔



"نہیں" مارکوں اس طرح اچھل پڑا جیسے دل بھی کے مقام پر گولی لگی۔

"وقت عادت یہی کوٹ پہنچو گے؟" عمران نے پوچھا۔

"ہاں" ۔

"اپنی بات ہے تو اب لا ایسکی حرਬے کے شکلور ہو۔"

"عنی .. نہیں" مارکوں خوفزدہ بیجھے میں بدلہ۔

"سیڑھیاں کے بھیزیرے ہی اُسے آپریٹ رتا ہے"

"یہیں نہیں جانتا" ۔

"ابھی دیکھلو گے۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ اپنی سیکریٹری کو کچھ دیکھ لے یہیں سیاں سے ہشادو" ۔

"کچھ دیکھ لے ہو کوئی اجنبی ساخت ہے؟ اُس نے اپنے اطلاع دی۔

"تم نے کیا کہا؟"

"تم - میں نے کہہ دیا کہ کوئی اجنبی ساخت ہے؟ اُس نے ہما اور فرش پر پڑے ہوئے کوٹ کو گھوڑے لگی۔

"سچھل - اچھا - جاؤ" ۔

"سیکریٹری جی گئی۔

"ڈاکٹر سے مرادنا کنگم ہے؟"

"ہاں ... انگلم - لین وہ جیسی جانی کا اس کام انگلم ہے"

"لیکن تم دن میں کمپی یاریاں تبدیل کرنے کے عادی نہیں ہوئے"

"صرف قیصہ تبدیل کرتا ہو۔ ایک بھی صوت کی دل استعمال میں بتتا ہے"

"جیسے بتا دیں اسی معلوم ہستے ہو۔"

"بھکار ادی معلوم ہستے ہو۔" اسکی حرربے کا سخال کیا گیا۔

"بتا دوں کا۔ پہلے تم کیوں کوٹ کو سامنے صوفی پر ڈال دو اور زور اکثر پہن لو۔"

"ہونے کی آغازیں" مارکوں نے دلکشی کا گھنٹا۔

لیکن اس کا چہرہ زرد تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے سارے جسم کا ٹھنک چوریا گیا ہو۔

"بیٹھ جاؤ" عمران نے اس سے کہا۔ "دوہیں۔ الگوہ آبیجی تو پیدا ہوتا ہے کوئی طرف جا گا اور جب اُس سے کرو اپس پہنچنے کا تھیں اُسے تباہ کروں گا"

"ست ... جم ... تباہ کر دو گے؟"

"ہاں۔ آٹھ بڑوں کے ٹھکم کے سطابی اور پھر انگلم کو پکڑ کرے جاؤں گا"

صوف دروازے کے سامنے پڑا تھا۔ مارکوں بڑاں کے قریب مارکوں کی چالی۔ "حکومی دین بعد ایس اکریبوں" میں پہنچا ہی دھرتی میں کے حق سے گھنی گھنی سی آواز لکلی۔ دست قضا کرے میں داخل ہوں سیست اس کی قیام کا ہر چند لیا تھا۔ مارکوں مارا گیا عمران کا بڑیت کیس ٹھلاں اور اس سے ایک سیاہ ننگ کا ذریعہ نکل کر دست قضا کے مقابل نضام بند ہو گی۔ چھپا رکوں کی بھر میں آس کا دس کا طرح انگلم کے لاسکی حرబے کے پر پھر اڑائے تھے۔

ذریعہ ... الگم کوٹ اُسرا بھی پچھے بڑے گے تو ہمیں بتاتے

"مجھے اسی محسوس شدراخت کو تسلیم کے خلاف باغیسانہ خیالات رکھتا ہے۔ اس پر میں اُس بھرپور تھا۔"

"ایجنی چونک کر اسے گھوڑے کھا۔"

"اس طرح نہ کیوں میں میڈیا کا سکرے ایا ہمیں منوری نہیں کریں گے اس کے بدلے میں بھی کچھ جانتا ہوں؟"

"یکاں تم ہمیں سے تو نہیں معلوم ہوتے" ۔

"دفتری ہمیں آٹھ بڑے چھوڑے ڈالی طور پر واقت یہیں۔"

بس اسی چیز پر چاپ بیان سے نکل چکا۔ درود مقای پریس۔

"چلو۔ بہرناام مارکوں ہے" ۔

"میرے کی نام ہیں" عمران بدلہ۔ "یکاں تم مجھے یوکاں کہہ سکتے ہو" ۔

"کاٹی کے قریب پہنچ کر مارکوں نے اس کے پوچھا۔

"تم کہاں مقیم ہو؟"

"یہ بتا آنکھ کے اس ٹھنے کے خلاف نہیں کوٹ پہنچ رکھا تھا۔"

میرا تعقیب ہے یکاں میں قم کے تفصیلی لکھنا تو چاہتا ہوں" ۔

"میری قیام گاہ پر چلو"۔ مارکوں بولا۔

آگے چھے دونوں گاہیاں روانہ ہوئی تھیں۔ کچھ دیر بعد وہ شہری ابادی سے نکل رکوئی شاہراہ پر ہوئے۔ مارکوں ایک زرعی نام کا ٹھیکیہ دار ثابت ہمرا۔ لختیوں کے وسط میں چھوڑی سی عمارت کے قریب گاہیاں رکھیں۔

"تمہارے سامنے نہ نکلیں ہیں بہاں" عمران نے مارکوں سے پوچھا۔

"میں اور میری سیکریٹری" ۔

"تم سب ہر توں کے جھٹپتی میں بکھل جاؤ" عمران نے ناخن کلر لیے میں کہا۔

"انگلم - نہ کہا تھا کہ اس سے مل میتھے تھے؟"

"اس سے مل میتھے تھے" ۔

"انگلم - نہ کہا تھا کہ اس سے ملو" ۔

"اس سے پہنچتا تھا کہ اس نے اکتفی ہو گئی ہے کہ دھنارے نہیں پر اخترنا کیتھی تھی۔ اس کی مکملیت پر اکتوبر لے لکرا۔ اسی میں رسیور پوشیدہ ہے باڑا ہو۔ میرا بچا اور اسے تھے۔ وہ اسی اکتوبر کا اول اور آخر تھے" ۔

جیفرے تھا۔

"اس سے کہا تھا کہ اس سے مل میتھے تھے؟"

"انگلم - نہ کہا تھا کہ اس سے ملو" ۔

"اس سے پہنچتا تھا کہ اس نے اکتفی ہو گئی ہے کہ دھنارے نہیں پر اخترنا کیتھی تھی۔ اس کی مکملیت پر اکتوبر لے لکرا۔ دیکھتے ہوئے کہ اور مارکوں میں بھی خلا کر تھتا ہو جاؤ۔" تم آخر تھے کیوں زوج کر رہے ہوئے؟" وہ آن کے سامنے کھڑے میں نہیں آئی تھی۔

"ہاں بکیا ہاتھ کرنا چاہتے ہو"۔ مارکوں نے ایک کری پہنچتے ہوئے تھکی تھکی ایسا ایک سیاہ ننگ کا دفادری میں سامنے آئی تھی۔

"کیا آج کسی وقت انگلم سے مبنی اخلاقی رانے ہوئا تھا؟"

ہاں نہ پوچھا۔

"ہاں ... آج صحیح" ۔

"میرا کوٹ پر فیکٹری دل کے مقام پر لاسکی رہے کار پیور موجود ہے" ۔

لایا۔ اس کا تیام شہری کی ایک جنیدی ترین عمارت والی بستی  
بیں تھا۔

ڈانمنڈ نیچے کے ہشت بیرونی سویں رو سے ایک مردار ایک برق پوش سورت پر آمد ہوئی۔ ان زیادہ پر لشیں معلوم کی طرف پڑھا۔ عمران جیفرے کو چھوڑے یہ بارہ تھا۔ با رکوس پاہر تکلی کیا تو اس نے آہستہ سے کہا۔ "بہتری اسی میں ہے کہ مجھے اشکم کا بتاؤ۔"

"اوہ اتنا حمق نہیں ہے کہ آسانی سے باخہ آجائے۔ کسی پر بھی اعتماد نہیں کرتا۔ ہوشتاہے اُس نے خود بیکوں کو قتل کر دیا۔" اچھی بات ہے اگر انہیں کوئی چاہتے ہو تو مجھ سے تعاون کر دو۔ ورنہ جس طرح اس نے مارکوس کا خاتم کر دیا تو مجھ سے تھا۔ ایک نیسی میں بیٹھے اور نیسی چل پڑی۔ صفتہ اپنی گاڑی میں اس کا تھاپ کر رہا تھا۔ جیسی تائمنیٹر اس سے ایک مٹو کی اسی تھاپتی۔ کی اطلاع دی۔ تیکی اس فاک کے قریب پہنچ رہی تھی جہاں سے ساحلی تفریخ کا ہوں کے ائمہ جہاں تھے۔ صفتہ نے اپنے اپنے اپنے پسر کا سارہ ہوتے دیکھا۔ ان ہدوں ہی پر بیکاں اپنے پسر کا سارہ ہوتے تھے جن سے اس فرول کو فروی طور پر کٹتے ہوئے۔ صفتہ نے پھر جیسی ٹائمنیٹر اپنے سارے پسرے بیکیں۔ اپنی کھڑی فاک کے قریب پہنچ رہی تھی۔ پھر جو ہو گئی تھی دو ایکوں سیٹ کے پنج پہنچ کے جارہا ہوں۔ اور

-- اندھا آں:

اس کے بعد وہ اپنے پر بیکاں تھا۔

ایک بیکو وہ دو فوٹ بیٹھے نظر آئے۔ صفتہ ان کے تھے والی نشست پر جا چکا۔ اس نے اپنے کے آخری اینٹریکن کا مکت خردی تھا۔ ایک مردست میں آیا۔ عورت اور مد بالکل خاموش تھے۔ پورے سفر کے درواز اُن میں سکی تھے دوسرے کو مخاطب نہیں بیکھا۔ وہ فدر پر انشت پر اپنے تھے۔ پہاں بھی ساحل پر ہوئیں ایک بچھوپنی کی بیٹی تھی۔ وہ دو فوٹ کچھ دوپہر پل کر ایک بہت میں داخل ہو گئے۔ ہشت سوچنی نہیں تھا، وہ دیسے پر دروازہ، ٹھکانہ اور صرف عورت کے داخل ہو جانے پر دوبارہ نہیں بیکھا۔ مدد بارہی سے پھر ساصل کی طرف پلتے۔ صفتہ سوچ میں پڑ گیا کہ اس سے مرد کا تھاپ کرتا چاہیے یا وہیں تھے کہ کسی کو اطلاع دیتی چاہیے۔ پھر دوپہر اور قرار دے رہا۔ اس کے تیچھے تھی۔ جیفرے سے اسے بیکھے پر رکھنے کا فیصلہ کیا۔

"اچھی بات ہے میں بھر میں بھی تھیں مارڈاں کا۔" عمران معلوم ہجے میں بولے۔ اس مالاگوں کے باقیوں کیوں مرو؟"

دقش پاہر سے کسی کھڑی کی آواز آئی اور راکوس دروازے کی طرف پڑھا۔ عمران جیفرے کو چھوڑے یہ بارہ تھا۔ با رکوس پاہر تکلی کیا تو اس نے آہستہ سے کہا۔ "بہتری اسی میں ہے کہ مجھے اشکم کا بتاؤ۔"

"اوہ اتنا حمق نہیں ہے کہ آسانی سے باخہ آجائے۔ کسی پر بھی اعتماد نہیں کرتا۔ ہوشتاہے اُس نے خود بیکوں کو قتل کر دیا۔" اچھی بات ہے اگر انہیں کوئی چاہتے ہو تو مجھ سے تھا۔ ایسا لکھا تھا جسے دیا گیا۔ ایسا لکھا تھا جسے دیا گیا۔ ایسا لکھا تھا جسے دیا گیا۔ ایسا لکھا تھا جسے دیا گیا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ ہماں سے فری بھائی نے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن لا اسکی حریت تھا۔ بیکوں میں نہیں چھوڑ لیتا ہے کہ، اس کے حصول کے لیے تم سے ضرور ایجاد کر سکتے ہیں۔"

"یہی درست ہے۔" اس نے یہ سے حد فرضی ہے کہ میں ہر وقت تھا۔ اسی کے قریب پہنچ رہا تھا۔ جارہا ہو گئی سکارا کی بیٹی دو ایکوں سیٹ کے پنج پہنچ کے جارہا ہو گئی۔ اور

"جیسی کاری اعتراض نہیں۔"

اس نے مارکوس وابس ایکی۔

"کوئی خیال ہے عمران نے پوچھا۔"

"سیکریتی میں ہے۔" اس نے اپنے پہنچ کے جو چھوڑ دیا ہے

"کھڑکی میں ہے۔" اس نے اپنے دوسرے کے پہنچ کے جو چھوڑ دیا ہے۔

"ایک لکھم کے بارے میں بتاؤ۔"

"میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے؟ اس نے مجھے فون پر بیانات دی تھیں۔"

"کسی تم جانتے ہوئے کہ مارکوس کہاں ہے؟ مارکوس نے پوچھا۔"

"لکھم نے فون پر بتایا تھا کہ وہ عمران کے باقیوں مارا گی اور اب وہ موجودہ ربانی کا تھا۔ کوچھ پر کیسی اور مقام ہے؟"

"لا اسکی حریت ہے۔ تھا رکھوں میں رہا ہے۔" عمران نے کہا۔

سوال کیا۔

"ہاں اور اب وہ مجھے زندہ نہیں چھوڑ سکتا۔"

"کیوں؟"

"وہ اس کے مناخ ہو جائے کا تصور نہیں کر سکتا ہے۔"

کرتے ہوئے مارکوس سے کہا۔ "ایک حکم کی تعییں ہو گئی۔ ابھی کہاں ہے؟" لا اسکی حریت کا بیان ہے۔

"ہل۔" میں کاس نہ تباہ۔ میں براہ راست جا رہا تھا۔ اسکی حریت کے مکمل کوئی درجہ پر اور

کی قوت پر پڑ کا سہیں پیچھا لازمی سر جائے گا۔" عمران بیٹھ کیس سے میں چلا گیا۔

بیکھات پڑھا بے کمر سے میں چلا گیا۔ زیادہ دیر نہیں کہ تھی تھی کہ قدموں کی چاپ سنسنی دی اور

کی کی زبان سے "اے" تکلا۔ پھر عمران سے مارکوس کی آوارگی جو آئنے والے پر بس پڑا تھا۔

"یہ کچھ اکر کوٹ میرے سے ہے۔" میں کاس کے چھپتے صاف بولا۔

"مارڈاں۔ یہی ہیں تباہے کا کوئی کہاں ہے؟"

عمران نے جیفرے کا جیان پر اکر جائیا اور سچا کھڑا کریں۔ مٹکر سے پیشانی تھی۔

زخمی سوچ کی تھی۔

"تم۔ میں۔ نہیں۔ نہیں جانتا۔ اکر کہاں ہے؟" دھ

آستین سے چھپر صاف کرتا ہو گوا بولا۔

اس کے جواب میں مارکوس نے قہقہہ لکایا تھا۔

"کیا بات ہے؟" صاف صاف کہو۔

"اے۔ آئھڑوں نے بناہ کر دیا۔"

"کچھ سنت کرو۔"

اتنے میں عمران وہاں پیچھے چکا۔ کسی تسری کے قابل نہیں ہو سکا تھا۔ اس کے بعد اس نے اعزاز کیا کہ انکھی نے مارکوس

کو اس کے پاس ایسی یہی جیھا تھا کہ اس کے کوٹ میں لا اسکی حریت کار سیوں کا لکھا دیا۔

"یہاں کہو۔" کوٹ میں ہوئے تھے۔

"حریتے کا کہاں تو لکھا۔ اپر ٹیک کہاں ہے؟" عمران نے پوچھا۔

جیفرے نے ہری چھپتے سے ریالیور کا لامبا۔

"تو اس سے کہا ہو گا۔" عمران نے پیچے والی سے کہا۔

"بیا۔ اسکی حریت کہاں ہے؟" وہ ریالیور کو ٹھیک دے دے کر مہاڑا۔

"تم اسکے بارے میں بتاؤ۔"

"میں نہیں جانتا کہ وہ کہاں ہے؟ اس نے مجھے فون پر بیانات دی تھیں۔"

"ہو! میں نہیں مذہر مذہر کا ہوئا ہے۔" مارکوس نے پوچھا۔

عمران ایک قدم آسکے پڑھا۔

"یہی قدر کر دو۔" وہ چھپتے ڈھندا۔

اور سچ مجھے جیفرے نے فارم جھک کر مارا۔

عمران نے قلبانی کھانی اور اس طرح کر کر پیچے آئھا۔

"تھبہ و اتم کہاں ہے؟" جیفرے نے مارکوس کو لکھا۔

مارکوس جزو دسر سے کمر سے کیٹ پڑھا تھا۔ مارکوس کی آوارگی جو

گمراہی پڑھا تھا۔ جیفرے نے جھپٹ کر بائیں پا تھا۔

ہی کنڑوںکا اپرٹس میں بالکل نئی تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں۔

"خیر تو اپ کیا رادہ ہے؟"

"میں ملکتی اعتراف کرو کہ آٹھ بڑوں کے انجینٹ نہیں ہو۔

اس کے بعدی کوئی بات ہرگز کی گئی۔

عمران کا جچہ دبڑا۔ اس کی انکھوں پر چیزیں ہوتے تھے کہ کسے تھار کے شمار

نڑا آئے گے تھے۔ کچہ دبڑا اس نے کہا۔ "تم کوئی بات کرواد

کرو۔ اس سے کیا فرق پوتا ہے؟ لا اسلکی حریتی تباہ کرچا۔ اب انکھم

سے بھی پست لوں گا۔ وہ سمجھتا ہے کہ کیم اسی وجہ سے عوب گیا جوں۔

خیر دیکھوں گا۔ اچھا۔ کیم جلا۔

امس نے اپنے کرنا پاپ بولت کیسی سچھا لاختا۔

"مشہور۔۔۔ اب مجھے تباہ نہ چھڑو۔"

"چھڑ کیوں؟ تھارے یہیں کامیٹ ہو۔

سبھی کرتا ہیں بیٹھا آٹھ بڑوں کا اینکٹ ہوں۔ اس کے بعد

دیکھوں گا۔ اپنے قیمت میرے ملک کے خلاف کیا کرو رہی ہے؟"

مشنوں اسکم کے دوسرا سماحت مجھے اور مارکوس کو نہیں

جانتے ہو۔ عکھن کے بچے ایسے سچھی ہوں گے جو اپنے حاتم ہوں۔

"ماں۔۔۔ اس کا الحکم ہے۔"

"خیر کو ادا فت میں وہ میشہتے تھیں کی جیسا ہے اپنے ذاتی

مقاد کا زادہ خالی کھٹا رہا ہے۔"

"تو چھر۔۔۔ میں۔۔۔"

"میں کی کوئی بات نہیں۔ اگر تین گھنٹے کے اندر لاکلی حریت

اس تک نہ کچھ اور شدید ہم کروایا جائیں۔ اس یہ اپنے تھارے

ہی ساقرہ میں چاہتا ہوں۔"

"بھی کوئی اعتراف نہیں لیکن کیوں تم ایسا ہی ایک

ہیئتی ریگ۔ بازار سے خریز ہیں جسیں لا اسلکی حریت اپنے کمزور

اپرٹس میتھ کھاتا تھا؟"

"اس کے کیا ہوگا؟"

"تم ویسے کرفی پر اسٹ چلو۔ باقی سب کھوئی دیکھ

گوں گا۔"

"اجنبی بات ہے؟ جیسے نے طویں سانس لی۔"

\* \* \*

صادر اپنے ساچھوں کا منڈایتی تھا کہ ایک بارہٹ نہیں

ستھیں کا دروازہ گھلائے۔ باہر اندھر اچیل چھاتا۔ اس یہ وہ بڑ

سے بر آمد ہوئے والوں کی شکلیں تو دیکھوں کا لیکن دو ازاد اسے

نڑا آئے تھے۔ جو قریب بی کھوئی ہوئی ایک کاڑی پر بیٹھے تھے

"ایسی تو وی بات نہیں۔"

"تم کیا بھتھے ہو؟"

"اُن کا جھکڑا بہار کا ایک سماںی جماعت ہے۔"

سے جھکڑا بھتھے ہے۔ ماریا فوری طلبی آٹھی کی پرش اسٹش تھی۔

... اس سے انکھم کا جھکڑا بھتھے اور جھکڑے کا باعث تھا۔

یہ تھی۔ صرف میں اور مارکوس اس راستے واقع تھیں۔ دو ہوں

کو انکھم نہیں بھی اور کہا ہے کہ وہ آٹھ بڑوں کے حکم سے ان لوگوں

کا خاتما کر رہا ہے۔ تم دوسرے انکھم کے سخت کام کرنے والے

دوسرے سے غیر نہیں جانتے۔"

"ایکن ٹکوں کو مارکوس ہی نے انکھم تک پہنچایا تھا۔"

عمران پڑلا۔

"انکھم اسراٹل سے آیا تھا اور مارکوس سے اس کی ذاتی

واقیعت تھی۔ پہر حال انکھم راستے سے بہت گیا تھا۔"

"ہمارے ملک کوں طرح نصان پہنچایا جا رہا تھا۔"

"ایک پڑھی ملک کے لیے جا سوی جو تھارے خلاف

بڑے بھائے پر فوجی تاریخ کر رہا ہے۔"

"اوہ ہر یار عنان کی انکھوں سے فلمندی مترشح ہو رہی تھی۔"

"مارک کیا خالی ہے؟"

"سوچنا پڑے کا۔"

تجھے جو سچھوںی تھکنڈوں سے نفرت ہو گئی۔

تجھے بہت سے بہوںی پرمان بھائے بانی پر ایمان رکھتے

ہیں۔ وہیاں میں صیہونی بالادی کے خواب نہیں دیکھتے اور پھر

تھارے ملک میں اتنے دن ان کوڑا راستے کے اجر مجھے اسلامی اخلاقی

قدروں سے کے حد تک ہو گیا ہے۔"

"اس کے باوجود وہی تم مارکوس کو فرم کرنے پر آمادہ ہو گئے تھے۔"

"میراڑ نہیں۔ میں صرف اسے تھیں دلاتا چاہتا تھا انکھم

اکی زندگی کا خواہاں ہے۔ زیانی گھانے پر باتِ ذین شہین

ذہری۔ میں نے اس کے کوٹ میں اسرا رسیوں کو رکایا تھا، جو لاکلی

سرے کو اس کے جسم سے ایک باشت کے قابلے پر دوک دیتے

ہیں اندھا کا سبتا تاکہ یہ حقیقتاً اسے ختم ہی کر دیئے

یہ تھا۔"

"چھ عزم خورا۔۔۔ کیوں اندر نہیں آئے تھے؟"

"میں اُجھن میں پڑھا تھا۔ لا اسلکی حریتے کے تباہ ہوتے

کچھ دیر یاد ہو جی۔ بلا اسٹریپر ایکسٹو سے کہہ رہا تھا۔" وہ

برق پوش عورت کو بہت بڑتائیں پر چھوڑ کر خود ہیں اور جلا

گیا ہے۔ اس بہت میں کوئی پہلے سے موجود تھا۔ جس نے

دشک دینے پر دروازہ کھولا تھا۔۔۔ اور۔۔۔"

ڈرسی طرف سے کہا۔۔۔ تم نے دیکھ کر عالمتی کا

مرکب نہ ہو سکا۔۔۔ اسی یہ بھی جا شناختی کوئی تھی۔۔۔

بڑھن سوکی روئیں اب کوئی نہیں ہے۔ مغلق دریا ہے۔۔۔

لوگ ہی تھارے پاں پہنچ رہے ہیں اس اور ایڈا۔۔۔

حضرت نے اطمینان کا سامنہ لیا۔

\* \* \*

عمران جیفرے کو گھوڑے پر بانٹا۔ وہ اس کے سامنے

سر جھکاتے تھا۔۔۔

چانک فون کی گھنٹی بیجی۔۔۔ عمران باتھ مکھا کر بڑلا۔۔۔ اگر

انکھم کی کامل سروکہر دینا کہ مارکوس کا کام تمام کر دیا۔۔۔

جیفرے کے چہرے سے ناگاری مترشح تھی۔۔۔ اس نے

اٹھ کرکاں رسیدی کی۔

"ہاں۔۔۔ ڈاکٹر۔۔۔ وہ کہہ رہا تھا کوئی دشواری پیش نہیں

۔۔۔ اچھا۔۔۔ سبیت اچھا۔۔۔ لیکن اس میں اسکم تین گھنٹے قبول

۔۔۔ کے۔۔۔ ایک مزدوری کا مام میں اسے بھیجا گیوں۔۔۔ اچھا۔۔۔

رسیدور کو کردہ عمران کی طرف مڑا۔۔۔

"مک کام میں تھے تھیں کے؟" عمران نے مسے گھوڑتے

ہوئے پوچھا۔۔۔

"اس تک لا اسلکی حریت پہنچانے میں۔"

"کہاں پہنچا نا ہے؟"

جیفرے کے چہرے سے پھر جاہلی مترشح تھی۔۔۔

لے عمران کی طرف دیکھ رہا چھوڑ لولا۔

"اب مجھے تھیں۔۔۔ یہ کہہ جی نہ زد نہیں ہو گے کہا۔"

چھوڑ جاؤ۔ عمران نے باختہ بلارز میں جی نہیں ہو گی۔

جیفرے میں بھی گیا۔۔۔ اس کے پیڑ کا پڑ رہے تھے۔۔۔ کچھ

دی بعد اس نے سرماٹھا کر کیا۔۔۔ ویسے بھی مجھے مرزا بھی کیوں تو

اب لا اسلکی حریت کام سے فاہم ہوں گا۔"

"میں مجھے تباہ کا لا اسلکی حریت کام سے تھیجتا ہے؟"

فیدر پوانٹ کے بہت بڑتائیں میں۔۔۔

"ڈن کوڈم ہیں اپنے گھومنیں بیٹھے۔۔۔ اس کے حکم

کیں کیوں کر تو ہیں بھوکیں بھیجتے۔۔۔

لیں لیں کوڈم ہیں بھوکا؟"

موت ہمارا مقدر ہو چکی ہے۔ تاکہ بچہ نہیں ہے تم دیکھ لینا۔"

\*

عمران کو علم بخواہ اُس کے ماتحتوں میں صدر لقینی طور پر  
کہیں اس پاس ہی موجود ہو کر کیونکہ اُس سے فیدر پر اشت پختے  
تکمیل ہے اور وہ سے رالیٹ نام کا کھا اور اُسے پل کی پرس  
ملی رہی تھی۔ یا مرگ کر اُس نے اپنے خوشی اندازی میں بیٹھا،  
اور ایک سایہ بڑی تیری سے اُس کے قریب آپنی جی۔ یہ صدر ہی  
خاجہ ہٹ کی چوری سے لاگا گھوڑا۔

"ہٹ کے اندر وہ اوری موجود ہیں۔ مگر انہر سے کوئی نکلنے  
کی کوشش کرے تو اسے باز بخنا۔" عمران نے کہا۔ "اگر باہر سے  
کوئی اندر جائے کی کوشش کرے تو اسے کہا۔ میں ذرا بڑی کے  
لیے بیہاں سے ہٹ رہا ہوں۔ دوسروں سے بھی بچج کر بخٹکاں ہیں؟"  
"سب آگئے ہیں۔ پھری طرف کی ٹھوکیوں کی گرانی کر  
رہے ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔ اُنہیں بھی اس سے آگاہ کر دو۔"  
صدر کو ہدایات دے کر وہ اُنکی طرف آیا۔ بہاں  
کی ہاں نام کی کوئی شخصی موجود نہیں تھی جو اُس نے نووال تائی  
مال پر اچھا ہزار کے متعلق چھان بیں شروع کیں تھے مگر ماہ سے  
اس نام کا کوئی چھان بیڈر کا ہے میں اپنی بھائی اور زمیں ایلاع  
لیتی کر سبقی قریب میں اس نام کا کوئی چھان بیڈر کا ہے میں داخل  
ہوتے والا ہے۔

اکی دردان اُس سے کہیں کی گئی کاشتیوں کے تو متھے  
یہ بھی معلوم کریا کہ سول کے اندر حکلے سندھر میں کوئی چھان موجود  
نہیں ہے۔ ساڑا ہے نوچ بھی میں صرف دس منٹ باقی رہ گئے  
تھے جب ہٹ بہترنامیں کے قریب بچا اور بیان کو لو گئے  
ایک لڑکی کو پکڑ کر کھا۔

"اس نے ہٹ کے اندر داخل ہونے کی کوشش کی تھی؟"  
صدر نے عمران کو تیار ہو گئی طرف سے چھان اس کے پیڑے  
پر مارچ کی روشنی ڈال رہا تھا۔ یہ بھی سفید فام تھی۔

"اس کے ہندنی ٹیک سے بھائیوں کا گھر اپنے کو مادر میں  
ہجوا ہے۔" صدر نے ایلاع کی۔

عمران نے لڑکی کا ہاتھ پکڑا اور کھینچتا ہو ہٹ کے اندر  
لایا۔ جیفرے جو ایک بڑی پیٹھا اور انگر رہا تھا۔ اچھل کو کھٹا ہو گی۔  
عمران نے ہٹ کر رہا۔ تاکہ اُس نے کہا۔ "تم کیا کرنا چاہتے ہو؟"  
جیچا راہیں چلے گا۔ "اُس کا شوٹ اٹھایا۔ میں مالا میں  
حریسے اور کٹڑوں کا سسٹم کے وزن کے باپ پتھر جو ہوئے

"تن۔۔۔ نہیں۔"  
"تیڑا؟" عمران دھا۔ اُس کی طرف چھٹا۔

"مظہروں۔"  
عمران اس کے قریب بچج کر رک گیا۔

"وہ اس وقت نووال نامی کا گوچار پر موجود ہے۔

جسے ٹھیک سازاً نہ فوجے اس تک پہنچنے پر ایک بچہ تھا۔  
عمران نے اپنے خوشیوں کا بھی قبضہ کر دیا۔

"نووال کہاں ہے؟"  
"مکھے سندھر میں۔ ایک تیر قدر لامبا جسے نووال تک

پہنچا سکے گی۔"

"لا جس وقت کہاں ہے؟"  
"اسی ڈاک پر۔۔۔ میں ہاں تام ہے۔"

"ایک تم بھی اٹکھم کے ساتھ قدر کو گے؟"  
"مال میں اس کے ساتھ جاؤں گا۔"

"اس کے ساتھ اور کتنے آدمی ہیں؟"  
"اس کی سکریٹری اور سیرے علاء و کوئی نہیں ہے۔"

"اگر مقرر وقت میں ہاں تامی لامبا جس نہ پہنچنے  
تو کیا ہو گا؟"

"وہ رواز ہو جائے گی اور نووال کے قریب بچج کر  
یہ ایلاع دے کی تو میں مقرر وقت تک نہیں بچج سکا۔"

"اس کے بعد کیا ہو گا؟"  
"یہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد کیا ہو گا؟"

دفعہ جیفرے اسے اگے بڑھا اور عمران کے شانے پر اٹھ کر  
کارے اپنی ایافت متوجہ کرتے ہوئے الگ چلتے کا شارہ کیا۔

دروازے سے کے قریب بچج کر آہستہ سے بولا۔ یہ خصوص  
بھٹکتے بول رہا ہے۔ جیچے نہیں ہے کہ ہاں تامی کوئی  
کش ڈاک پر موجود ہو۔"

چھوڑ کر دیکھنے کے عمران نے اس کا شاذ چک کر کیا۔

چھوڑا۔ وہی بھڑک رکھتے سے باہر چلا گیا تھا۔

اجنبی نے خختی سے ہٹنٹ بند کر لیے۔ عمران نے جیب  
سے جا قرآن کا ٹکھوا اور کر کر اسے ادا نکر کے ساتھ  
ہیں گوئی۔

"میں تمہارے جسم سے اُس وقت تک گوشت کاٹا  
رہوں گا جب تک کرم اٹکھم کا پتہ تباہ ہو۔" عمران نے بے حد  
سرد بھیجیں گے۔

دعتہ عمران نے اس پر چلا ٹک کاٹا اور دیوچ جی۔  
چھرے پیسے میں سے ہاتھ ملے رہا۔ کچھ دوڑا بھی تھا۔

اُس پاس کوئی مدرسی کاڑی نہیں۔ وکھانی دی تھی۔ پتا نہیں اپ بڑ  
بیڑت نہیں بالکل خالی تھا یا بھی کچھ اور لوگ اس میں موجود تھے تھا۔

عمران نے اسے کوئی پر مکملیتے ہوئے کہا۔ "اٹکھم نہیں  
کے غداری کر کے نہیں ہے ملتا۔"

"ست... تم کون ہو رہا۔" اجنبی نے خوفزدہ بھیسے میں پوچھا۔

"تم اسے پہچانے نہ ہو؟" عمران نے اُس کی طرف تو یہ  
دیے بغیر جیفرے سے پوچھا۔

"نہیں۔"  
"تمہارا اندازہ درست تھا۔" عمران مسکرا کر بولا۔ ہیئت بیک

وصول کے یہ تھیں بھی مار دیتا۔

بچھ کر گئے بڑھنے کی دلائی اور شاید اُس کے ساتھ آگئے ہیں۔

"تمہارا کیا تام ہے؟" جیفرے اسے گھوڑا بھاولہا۔

لیکن اجنبی نے کوئی بھروسہ نہیں کیا اور اجنبی کے بولے۔ "تم سے  
جیفرے کو قہا سوڑ رہے کہا تھا کہ کیا اور جھٹکا۔ خوش صفت  
ہندنی ٹیک وصول کر کے وہ نہیں بھی نہ نہیں تھے جھٹکا۔

بھر کر میں اس وقت بہاں سوڑو ہو گئے۔

"ست... تم... کون ہو؟"

"آٹھ بڑوں کا تماشہ۔۔۔ انکھم کو غداری کی شزادی نے  
کے یہ میتھت کیا گیا ہوں۔"

اور کاڑی مغرب کی طرف روانہ ہوئی تھی۔  
صدر پیسے میں سے ہاتھ ملے رہا۔ کچھ دوڑا بھی تھا۔

اُس پاس کوئی مدرسی کاڑی نہیں۔ وکھانی دی تھی۔ پتا نہیں اپ بڑ

بیڑت نہیں کاٹھا تھا یا بھی کچھ اور لوگ اس میں موجود تھے تھا۔

عمران نے اسے کوئی پر مکملیتے ہوئے کہا۔

"ایک طرف یہی اس کے پیسے تھے۔" صدر ہی

وہ آدمی کاڑی سے ہٹکر اپنے دماغ کی تاریکی میں ہو گئے۔

دیوار سے کھاٹھ اٹھا۔ اُس نے دروازے پر دھک کی آڑا۔

"کون؟" کس نے اندر کے پوچھا۔

"جیفرے۔" غالباً پیار میں کہا گیا۔

اس کے بعد بھر کر پردے پر سے پوچھتے تھے۔ دروازہ ٹھلا اور  
بند ہو گیا۔

جیفرے کے تھے عمران تھا۔ درنوں ہٹ بیڑت نہیں

سک داھل ہو گئے۔ دروازہ بند کر کے تیر اسی اونٹ کی طرف

جڑا لیکھتے ہیں۔ اٹکھم نہیں جانتا۔ عمران جیفرے کے تھلی بھی اندازہ نہ  
کر سکا۔ اُن درنوں کے درمیان شنا سانی رہی ہو۔ یہ آدمی بھی  
پیڑلکی تھا۔

"جھے سے کہا گی تھا کہ تباہ ہو۔" اُس نے جیفرے  
سے کہا۔

"سیرا ایک مقامی درست بنے ایسی ایسی ملاقات ہو گئی۔

ساتھ ہو گیا۔

"اے کچھ دیر کے یہے باہر بھج جو دو۔"

"اوہ تمہارے سیرے درست کو مار دلو۔۔۔ کیوں؟"

عمران بول چا۔

"کیا مطلب؟ یہ کہہ رہا ہے؟" اُس آدمی نے جیفرے  
کو گھوڑتے ہوئے پوچھا۔

"میکر تظمتی دس چہوں والا کہتا بھول یا آئھے بے بھے  
 حلقہ متو سچھا۔ اس لیے وہ غیرے بے جی اداز نہ کمال کا بھج ب  
 جانتے ہیں یا انگلیم" وہ اُسے چھوڑ کر ساق کا شکار ہے برش ہو چکا۔  
 "دل چہوں والے سے کیا مفاد ہے؟" "یہ... گل... کیا ہو رہا ہے؟" "لڑکی بکالا۔"  
 "ایں دیکھو۔ یکوں ہے؟" عمران نے پسل شارجہ کی روشنی  
 شکار کے چہرے پر فانی۔ "یعنی جانتی؟" جواب ملا۔  
 عمران نے اُس غیرے کے پاس سے ایک بڑا سا چاہو زور  
 کیا اور لڑکی سے بولا۔ "تم خود کھل دیرا۔ یہ آخری حریق خالا ال تم  
 مجھ سے سچھ لکھیں تو یہیں تسلی کرو دیتا۔"  
 "تم... گلر... دوڑا... کپالا گیا۔"  
 "بھی تاشے گا۔" اس کے دلوں باخرا اپی "اُنی سے  
 بنازھے اور اُسے بہش آئے کے سلیے اُس نے اُنھا کر  
 بخدا دیا۔ یونی مقامی آدمی تھا۔ ہوش جلدی ایکی تھا۔ عمران نے  
 اس کی چاتوی توک اُسی کی گودن پر کھٹے ہوتے نہ شکر ٹالر  
 کوڑا کے سعلق انسفار کیا۔  
 "وہ گلکے مندر میں ہے۔ دو گھنے سلیے ہیاں سے پلا گیا۔"  
 "مینہیں میں گلکوڑیا کے پاس کرنے سچھا تھا؟"  
 "میکوں جیجا تھا؟"  
 "ایک سس... سوت کیں کے لیے؟" چھوڑی میکل کے اس نے اعتراض کیا کہ وہ اس سے  
 سوت کیں لے کر اُسے قتل کر دیتا۔  
 "میکوں کیسیں کہاں لے جاتے؟" "اسی ٹالر پر سچھا تھا۔"  
 "میکوں جیجا تھا؟" "میکی طرح پیچھے ہیں؟"  
 "ایپنی کاشتی سے جاتا؟" "کہاں ہے مبتاری بھتی؟"  
 "قریب ہی موجود ہے؟" پچھاڑتے گھنے کے اندری اندر کم کی گئی اکشیں کوئی  
 ذریعے ٹالر کوڑا کرنے کی ہم شروع کر دی گئی میکن اس کا شراع  
 کھیں نہ کھا۔ دیے کئی دوسرے ٹالر ملے تھے لیکن ان کے علی  
 سے بھی کوڑا نے بارے میں معلومات حاصل نہ کی جائیں۔ ملزم  
 عمران کے علیکی حالت میں تھا۔ اسے ڈالر انگل کی ٹافت  
 سے ایک ہزار روپے میں تھے اور سوت کیں پہنچا دیئے پر مزید

تھے۔ اپنا بیعت کیس اس نے پہلے بی صدقہ کی خوبی میں چھوڑا تھا۔  
 وہ لڑکی کو اُنندھیجھی کے ایک بہت میں لیا۔ یہاں انہر اتھا۔  
 بہت بہت قدم رکھتے بی لڑکی عمران پر ٹوٹ پڑی۔ اگرچنان ذرا سا  
 چھوڑنے تو وہ شور جھی چھاتا شروع کر دی۔ اس نے لڑکی پر قیسے اس  
 کی کپیتوں پر مخصوص نوعیت کا دیا۔ ڈالر اکھاڑا اور دیگر اور دیے  
 بھر کو قرضہ پر اپنے بھتیجی تھے۔ اس کے بعد میں نے مختلف بلکل پر  
 رکھی جوئی موم پتیاں روشن کیں اور دو لکی کے بہش میں آئیں کا مقابرہ۔  
 اس میں یعنی منٹ سے زیادہ شہر بھر ہوتے تھے۔ لڑکی نے  
 انکھیں کھوئی اور صلیبی کے ٹھیٹیجی۔  
 "اسیں اگر کوئی احتمال حکمت کی توقعیں اسی طرح کوئی مار  
 دی جائے کی جس طرح تم اسے قتل کرنے والی ہیں؟"  
 "تم... میں... قتل کرنے والی بھائی۔" "وہ بھلائی۔"  
 "ہاں میسا نے والی لڑکی پر میٹھ جاؤ۔"  
 "لڑکی نے چبپ چاپ تیل کی۔  
 "تم اسے کوئی مار کر یہ حکمت کیس اپنے ساتھ ساحل پر سے  
 حاصل اور ہاں میں ہمیں کوئی مار کریں گوئی میں اس تک پہنچا دیتا  
 یقین کرو۔ میں اس سلسلے کا آخری آدمی ہوں۔"  
 "میں... نہیں۔"  
 "یقین کرو۔ دیا وہیں اسے مل گئی ہے۔ ایسے کہیں کیوں  
 پرمادھیں؟"  
 "ہاں میسا نے پار ٹالر پر سچھا تھا۔" اس کا اون نالی یعنی  
 ڈی جنڈ پیکھی اسی ٹالر پر سچھا تھا۔ پھر کل کیس اور ڈالر پر ہیاں سے  
 جو ہے کے لیے رواز ہو جاتے؟  
 "کس ٹالر پر سو جو ہے؟"  
 "ہیاں سے پار ٹالر کے فاصلے پر کاروں نالی یعنی  
 ڈی جنڈ پیکھی اسی ٹالر پر سچھا تھا۔ پھر کل کیس اور ڈالر پر ہیاں سے  
 کیا وہ اسی ٹالر پر سو جو ہے؟"  
 "کار جب میں آئی ہوں تو وہ ٹالر پر سو جو دھما۔ بر قلع پوش  
 حورت کے بارے میں سوچ جیوں دیکھتی تھی کہ وہ یعنی ہو گئی میں اسے  
 کوئی مقامی حورت تھی جیوں تھی۔ ٹالر کے ملے کے کسی اور کی حورت؟  
 "ابھی یا بتا ہے۔" "مردان طبل سالش لے کر بولا۔" "تم یہ  
 سوت کیس، اٹھا اور ہمیں ساتھ چھوڑو۔"  
 "میں تھیں دیکھا تھا کہ اس نے کہا اور حکمت کیس کھول  
 کر اس کے ساتھ رکھ دیا۔"  
 "ارے یہ تو پچھر کے گھرے ہیں۔" لڑکی اپنے انکھیں بھرت  
 سے پھیل گئیں۔  
 "کچوں کوکنے سے پہلے وہ حورت میرا تھا۔"  
 "یونی خوش بھی ہے مبتاری۔ جیب وہ حورت میرا تھا۔  
 اس ذرت جی مختلط مقامات پر کی جو سوتیں جیوں دیکھی تھیں  
 "تم اس کے بارے میں یہ سب کچھ کیسے جانتے ہوئے ہیں۔" اس  
 نے تھیں پہنچ بھی نہیں دیکھا۔

وہ جنگ کا وادھا تھا۔ رات کے دو بیجھے تھے جب وہ سائکلو میشن  
واپس پہنچے۔ گلداری ابھت زیادہ پریشان تھی۔

”میں اسے اتنا ذہل نہیں سمجھتی تھی“ اس نے بہت دیر  
بعد زبان کھولی۔ یکجا یہ مکن نہیں تھا۔ کہاں لٹکا نہیں تھا۔ چیزیں ایسا ہے۔  
ہر سوچتے ہے کہ اسے بروقت علم ہو کر اس کی سازش پر مقاب  
ہو چکی ہے۔“

”مکن ہے“ عمان کا غصہ سرا جواب تھا۔ اُسے دراصل  
اُب پر نارقی کو جلد ایک دیرے اور ما روکس توکپن فیاض کے  
حکم کے حوالے کر کے جوخت اور سلسلہ کی کاملا صاف کرانی چاہئے۔  
جیفرے اور ما روکس ہی ان کی بے کنایتی کے میں شاہد تھے۔

پہر جاں صحیح ہوتے ہوئے اُسے سرسطان کی طرف سے  
اطلاع نہیں ملی تھی، میں الکام کے معاملات سے منسلک کیا جا  
سکتا۔ عمان اسے اپنے کام کے جزو سے کے عمل و قوع سے متعلق  
خاصی معلومات فراہم کریں گی جیسی اور اس سلسلے میں اپنے تکلیف کے  
خیز ملکی اجنبیوں سے والطی قائم کر کے ان سے بھی گفت و فہرست کا تھا۔  
تیرسرے دن گلوریا ہمیشہ ہمی۔ جب عمان نے اسے  
سفر کے لیے تباہ جو جانے کو پکڑا۔

”لکھنؤ لوگ بخارے ساختہ ہیں“ اُس نے پوچھا۔

”یعنی اور تم؟“

”شاید بہت زیادہ نہیں میں معلوم ہوتے ہو۔“ ہمیشہ ٹپی۔

”ہر وقت پیرا رہتا ہوں۔“ ہمیشہ یہی تبدیلی اپنے تکلیفیں  
کروں گا اور نہایت سچے پر بھی تھا۔ اسی اعلیٰ ضرورت کے لئے  
”صرف ہم دواس کا کیا بلکہ ایسیں گے؟“

”مکر کرو۔ شمال ایسپریدز کے ہمیشے میرے سے ہو۔“  
”غایب ہیں“

”ایسی جھٹکتی ہے جو منشیات اسی ملکہنگی سے ہو۔“

”وہاں سے اعلیٰ چاہے پر منشیات اسی ملکہنگی سے ہو۔“

”وہاں سے جو منشیات اسی ملکہنگی سے ہو۔“

”میں“ یہ دیکھ رہا تھا میں آنکھیں۔

”یہیو یہیو“ عمان، میں کر لولا۔ ”یکوئی محنت ایکر بات  
نہیں ہے۔ پھری رات میں ایک بوڑھے آدمی کے میکا پیں تھا۔“

”جھے ایسی بات پر تین نہیں آتا۔“ وہ مٹھنڈی سانس سے  
کر بیٹھی ہوئی بولی۔

”مال۔“ مشرقاً و سطحی کے امکنے سونے اور اولوں کے  
عینوں ان کی بھاری قدر دوں والے جاتے ہیں۔

”عمان کی اکھوں یہی بھرے تھے۔“ گلوریا  
کہتی ہی۔ ”بھری بھاڑا عمارت میں نشیات کا کارخانہ ہے۔“

”ایش ٹرے باڑیں اٹڑیوں اور چھاپ خانہ ہے۔“ بولک اور  
سکار میں رہائی فیضت ہیں۔“

”الکام کے کتنے ساتھی جانتے ہیں؟“

”اُنکام کے کتنے ساتھی جانتے ہیں؟“

”اُن کی بہت زیادہ جلاک ہے۔ میں یعنیان کے قریب  
لکھنؤ کوکنوں کی لکین میرے مدد و ہمی۔“

”لکھنؤ؟“

”اک پوری نوجی اسے تحریر نے سے عاری رہے گی۔“

”میں بھی جانتے ہیں۔“

”میں بھی

تپرسے دن گلار با چیج چیج میسا پر چیج تھی اور چیج سے مسلم  
ہوا تھا کہ اور چانگ آدمی کتنا اچھا تمارا دار ہے۔ ای دو ران  
اس نے تے پناہ اپنائیت محسوس کی اور اسے اپنچین  
کے قبصے نہیں میں بہت سی باتیں کروالیں۔ پاچ دن بعد وہ  
بالکل چیک ہو گئی۔ آہستہ آہستہ سندری پر ہوئی عادی ہو چار بی  
تھی۔ اسی دن اس نے عمران کے کہا۔ انگکم کے خلاف سیرا  
غصہ آہستہ آہستہ سکھوتا جا رہا ہے۔

”یہ بڑی بات ہے：“  
”میں سچی ہوں اس چھینگ سے میں پڑنے سے کیا فائدہ؟“  
خیر سے زندگی شروع کروں قبطی چھل بیانوں کا مخفیہ کیا ہوئیه  
”اچھا تو چھر میں کرو گا؛ میں اسے زندہ سچی چھوٹنا چاہتا ہے۔“  
”آدمی کو فر اپنا تحفظ کرنا چاہتے ہے۔“  
”اپنے تحفظ کا تقویں قائل ہی خیں ہوں۔ اپنی ذات میں  
کیا رکھا ہے؟“

”اچھا۔ اچھا میں فی الحال کسی محنت میں نہیں پڑنا چاہی۔  
سراداغ بہت کو رو ہو گیا۔“  
اسکو پیش پہنچتے سختی دہ پوری طرح صحت مند ہو گئی تھی۔  
لیکن پچھے تین دنوں سے اسے عمران کی تمارا داری کرنے پڑی تھی۔  
جزیرہ میرا تقابل ہوئی کر سکتا۔“  
پلا تقدت چھپ لائی۔

”پلا مزدراستا ہوں۔ کیا میں فی تمارا دار کی ہنسی کی تھی؟  
چیج چیج برو ٹولی ہی لگے تمارا داری میں۔ اُخہ جزو الول  
کو رکھتے کے کیا فائدہ؟“  
”کیشیں کے علاوہ اور کوئی ہیں جانتا کیسی حقیقت انہیں  
ہیں ہوں۔“

”کیا چھار کا عمل بھی بالکل نیا ہے؟“  
”ہنسیں۔ اسی کچنی کے دوسرے جہاز سے اس پر میرا  
تبادلہ ہوا۔ میرے بعد یکٹا انہیں عارضی طور پر میری بلگ  
سبھال لے گا۔“  
”میں ہنسیں چھوٹی کرتے لے جوڑے کھڑا گ۔ کیا  
مزدور تھی؟“

”یہ تمارا سے بھجتے کی باشی نہیں ہیں۔“  
اسکیتھوں کے قریب وہ دنوں جہاز سے ایک بڑی  
ڈھانلی کیں منتقل کر دیں۔ جو اہنسیں دی تھی اور عمران احقران ادا۔“  
گالوں پر با چھیرے تھا تھا۔ پھر سیکم ان کے لیے کافی  
ہیں۔“

سیماں ایک ایشیکن ان کی منتظر تھی۔ سریز پہلاں دوں کے درمیا  
چھوٹی چھوٹی شیدا در سادا مغارتی بھری ہوئی تھی۔ شایدی کو  
مارت دو مزلا ہی ہے۔  
اپنی ایشیش و گن میں پیچا یا تھا۔ دو نوں قبڑی ٹرک تھے۔  
”تین چھر میں بیان سے بھیس میں کے فاسلے پر ہیں  
آن میں سے ایک انگکم اشیں بکھاتا ہے۔“  
”ٹھیک! ایمی یزیرہ ہر سکتے ہے کیا تکمی ادھر کے ہو؟“  
”کل ہمچڑی یونک اس کے بڑے پیچے کلتے رہے تھے۔“  
”مران نے اس عمارت کا ذکر کیا ہے۔“  
”میرا بارہمی خیال خارکر کی ہو۔“  
”یہ بھان کی مغلنہی کے کوئی شق کوئی اسیں پر نکلے ہو۔“  
”چھر کئے آدمیوں کی ضرورت ہوگی؟“  
”تین سو یا تاکوی ہوں گے۔ بیان اس چھر سے اس  
کا کوئی کچھ نہیں ہے۔“  
”رہتی ہیں۔“  
”اچھا تو پھر کل صبح کی رہی۔ میں بھی چھلبوں کا شکار کرنا  
چاہتا ہوں۔“  
”بہت بہتر۔ کل ٹھیک فرنجے ہم بھان سے روانہ ہو  
جائیں گے۔“  
”آپ کوئی بھی ہوں۔ شکاریت کا موقع نہیں ہوں گا۔  
یہ بڑی اچھی بات ہے کہ میرا آپ کے ساتھ ہیں۔ ورنہ اس کو  
میں آپ کو کوئی سڑکی اماں سنا تھی تذوقی۔ میں ساٹھ سال کا ہوں  
لیکن میں نے اب تک شادی نہیں کی۔“  
”ساٹھ سال کے ہو۔“  
”میری کوئی کاٹا رائے نہیں۔“  
ظاہر کرتے ہوئے پوچھا۔

”ہاں جا بے：“  
”میرا دعویی ہے کہ کوئی ہنسیں جالیں سال، سے زیاد  
کاہنس کہہ سکتے ہے۔“  
”میرے آدمی کے دامت گل پڑے اور اس نے  
اوپ سے کہا۔“ محترم سے معافی کا خواستگار بھوں۔ در اس  
تیس سال کے بڑے سے بکشت دیکھتے تھے۔ اس لیے شادی کی  
نہیں کر سکتا تھا۔“

”یا اُنہوں نے اتنی دیر میں تین بڑی چھلیاں پڑی تھیں  
تو کیا مطلب؟“  
”یا اُنہوں نے اتنی دیر میں تین بڑی چھلیاں پڑی تھیں۔“  
”کیا میں جانی تھیں کہ اسے بار پہاڑا۔“

”اپنے بارے میں تہاری کیا راستے ہے؟“  
”میں سرے سے مردی بہیں ہوں۔“  
”میرا بھی بھی خیال ہے۔“  
”میں کہا۔“  
”مجھے بھرک لگ رہی ہے۔ پتا جیسیں میکم صاحب اس  
وقت کیا تیر کر رہے ہیں؟“  
”گلوریا اٹھ کر کچن کی طرف جلی گئی تھی۔“  
”دوسری بھج وہ ایک بڑی کی لاج میں اسکو پیس سے ان جزار  
کی طرف روانہ ہوئے۔ چھلبوں کے شکار کا سامان ساتھ رکھا۔ دو نوں  
ترکوں میں سے ایک لاج ایسے کر رہا تھا۔ اور دوسرا لکھری اکوتارا  
تھا کہ چھلبوں کا شکار کس طرح کیا جاتا ہے۔ عمران دو بڑیں بیٹھاے  
گرد پیش کیا جائزہ کے رہا تھا۔ پھر دو چھلبوں میں کسے پاں آئی۔  
”میرا خیال ہے کہمیج کچھ پاک ہو گئے ہو۔“  
”میری بارہمی خیال خارکر کی ہو۔“  
”یہ بھان کی مغلنہی کے کوئی شق کوئی اسی پر نکلے ہو۔“  
”چھر کئے آدمیوں کی ضرورت ہوگی؟“  
”تین سو یا تاکوی ہوں گے۔ بیان اس چھر سے اس  
کا کوئی کچھ نہیں ہے۔“  
”رہتی ہیں۔“  
”اچھا تو پھر کل صبح کی رہی۔ میں بھی چھلبوں کا شکار کرنا  
چاہتا ہوں۔“  
”بہت بہتر۔ کل ٹھیک فرنجے ہم بھان سے روانہ ہو  
جائیں گے۔“  
”آپ کوئی بھی ہوں۔ شکاریت کا موقع نہیں ہوں گا۔  
یہ بڑی اچھی بات ہے کہ میرا آپ کے ساتھ ہیں۔ ورنہ اس کو  
میں آپ کو کوئی سڑکی اماں سنا تھی تذوقی۔ میں ساٹھ سال کا ہوں  
لیکن میں نے اب تک شادی نہیں کی۔“  
”ساٹھ سال کے ہو۔“  
ظاہر کرتے ہوئے پوچھا۔

سکتے ہیں لیکن بُت بنے کھڑے رہتے ہیں۔ جو نکنے والا امین  
 کما از کم تیجھے تو شادیتا ہے۔  
 ”جانتے ہو۔ کیوں نے جاتے ہیں؟“ وہ بھیں نہ کال کر دیں۔  
 ”بیٹیں کیا جائیں؟“  
 ”اگر وہ اپنی بیووہ تھا وہ کچھو اسے پرآمدہ نہیں تھا۔“  
 قدمی پنالیا جاتا ہے اور اس قدر شدید کیا جاتا ہے کہ وہ بالآخر ان  
 کی بات مان نہیں۔  
 ”اُسے باپ رے“ عمران پست پر اپنے بھیرتا ہوا اپنے لیا۔  
 ”تب تو جھیلی خود کی کی رہتے ہیں؟“  
 ”مُنْهُنَّ۔ اگر ایک گھنٹے کے انداز مدد لوگ واپس نہ  
 آئے تو جسیج ہوں گوں مارکر خود کی کروں گی۔“  
 عمران پتھر پول۔ بوٹا بھی کیا! انکم کے جیرے میں داخل  
 ہونے کے لیے اپنے اس کا اٹھا رہیں کیا تھا۔ ہلا جسے لگتے  
 گلوڑیا کے سامنے اس کا اٹھا رہیں کیا تھا۔ ہلا جسے اس طرح کوئی بھی  
 عورت دیدہ و دانش خوف مولیں کوتارہ ہوئی۔  
 \* \* \*  
 شام کے پانچ بجے تکنین عمران کے سامنے ہوں گے۔  
 واپس نہ آئی۔ ایسا شہ اس دورانِ اعومن نے ایک ایسی لامبی  
 دیکھی جو بار بار اس جو زیرے کے ایسی ساحل کے قریب کے گزرنے  
 رہی تھی جس پر وہ دوپن تھے۔  
 آخر گلوڑیا کے سیر کا پیارہ چکلک پڑا اور وہ جسچ کر دیں۔  
 ”وہ رات کے مغلول ہیں۔“  
 ”مُم۔۔۔ میری بھی میں نہیں آتا۔ میں کیا کروں؟“ عمران نے  
 مردہ کی آواریں کہا۔  
 ”ای! عقل کے ہمارے انکم سے پتھے چلے ہے؟“  
 ”کچھی کچھی عطا ہی برجا تھے۔ اب تم پھی دیکھو! اسکے پہلے  
 بتایا تھام نے ملا دہ اس بات کے۔  
 ”اچھا۔ تکلوریو اور میں دیکھوں گی کس طرح گلیاں تم سے  
 لکڑا کلکھی ہیں؟“  
 ”میں کچھی تھی کوئی بہت عقل رکھتے ہی ہو گے“ وہ  
 انتہی تھی ہوئی بولی۔  
 عمران نے ریلوالوں کاں کے جواہر دیکھا۔  
 ”لیکن کرو۔ اُب تک جس ذلت سے دوچار ہر ہندو  
 ہوں۔ اس سے تو بھی بیتھے کہ خود کی کروں۔“  
 ”جسچے مارکر مرتا۔ تیس تکباری لاش روشنستہ نہ کھلول گا۔  
 مجھے انکم کی ایکم کا علم نہیں کیا تھا کہ جیرے  
 پر اچکنا چاہتا تھا۔ اس سے تم سے پہلے تین مردوں کی زندگیوں  
 کی حفاظت بھی کرنی پڑی تھی۔ ملبوث کرو۔“

قسم نہ کہ لیں گے؟“  
 ”فی الحال اس کی عورت بھی نہیں ہے۔“ عمان نے کہا۔  
 ”انہوں نے جو زیرے کا ایک چھڑکایا اور ایک سیل کے  
 قابلے پر واقع دوسرے جو زیرے کی طرف نکل کی تھی اباد دھا۔  
 انہوں نے دوسرے کا تھا یا اس کے بعد دوسرے گرگ  
 ہو جاؤں گی۔“  
 ”تم نے کیا دیکھا؟“ گلوریا نے عران کو گھر تھے پہنچا۔  
 ”بظاہر۔ وہ جانشی تقابل عبور معلوم ہوئی۔“  
 ”میں نے پہنچے ہی کہ تھا کہ زندگی دیکھنے کا تھا۔“  
 جاؤ کے جو زیرے میں دھن پر ناسک طرح جی میں دھوکا۔  
 ”رزو دو روشن میں بھی اس کے ہار پر اڑتھا ہوں گے، لیکن  
 خدا گواہ خون بیانے سے بچے دیکھی نہیں۔“  
 ”تمہارا ہاتھ تھے سے پہنچے ہی کی پھر ہمارا ہاتھ تھا  
 چھڈ کر کھو دے گی؟“  
 ”اس نے پڑت کلکوریا کی طرف دیکھا جواب لامبے  
 دوسرے پر کوئی حق۔  
 ”کیا یہ رُلی اُنی لوگوں سے تعلق رکھتی ہے؟“ اس نے  
 عمران سے پوچھا۔  
 ”ہاں۔۔۔ اس۔“  
 ”اور آپ کو اس پر اعتماد بھی ہے؟“  
 ”جب تک کوئی عالمی حرکت سر زدہ ہو۔ اعتماد کرنے کا چاہیے  
 دھن ہاتھی ہے کہ لوگ کسی حال میں بھی صادق القول  
 ثابت نہیں ہوتے۔“  
 ”سماصرت ایک بی قول ہے جو کتنے رہوا رکام جاری  
 رکھو۔ اگر یہ رُلی رہ جائے تو قلکم کے جو زیرے کا سر زدہ ہے۔  
 دیسے ہم کیا ہاتھ بھا بھتے ہو؟“  
 ”ہو سکتا ہے۔ یہ جالی میں بھا بھتے کے لیے پھایا گیا ہے۔“  
 ”نہیں۔ اس کا سکن نہیں۔“ قلکم جسچی اس سے  
 پھنس کر رہا چاہتا تھا۔ بھی نے ثابت کر دیا ہے۔  
 ”ترک ساتھی خاصوں ہو گیا۔ جو زیرے جو زیرے  
 اس قریب سے ہوتا جا رہا تھا۔ ترک ساتھی نے انکم کے جو زیرے  
 کی طرف اشارہ کیا ہے اور جسی دلخیسی ہوتے ہیں۔ درز بور بور کو جو  
 چھوڑ دیں؟“  
 ”کیا بات بھوئی؟“  
 ”در اسلیہ کہنا چاہتا تھا کہ جو نکنے والے فسیلوں سے  
 پہنچ رہتے ہیں：“  
 ”نفسی اپنے انکار ان پر مصائب کرتا ہے جو اسے“

"بُو رکر دیا تم نے" عمران نے پڑا سمجھنا کر کہا۔  
"مکیوں؟"

"میں خود کو اپنی بیوی سے میں نہیں مجھتا"  
سکھواں مسترد کو "مکور یا جھلک کر دیں۔"  
"میتھی جھن جھننا اگر کھواس ہے تو میں ابھی مندر یا جھلک  
لگائے دیتا ہوں" "جھکڑا منت کرو" "عفیں سے مکھلا۔

چکھ در مید لامیج بار بیریں داخل ہوتے کے لیے چڑاؤں کے

سلسلے کے قریب پیچی اور اپنے ٹنگ کرنے والے نے چھڑ کی  
کو مناطق کیا۔ چڑاؤں سے بزرگ کی روشنی فیبا دلفتی  
میں بولنا۔

چکچاپ پیشے رہو" "پشت سے آواز آئی" "ورن  
گولی مار دی جائے گی" :

"گلک کیوں؟" "عمران خدا اور تیج پیشے ہوئے شے  
آدمی کے ہاتھیں ریا لوڑ دیکھ کر کہا" "اے جعلی" "اے جعلی" ...

یہ کیا... ہم لوگ بہت عزیز آدمی ہیں۔ ہمارے پاس زیادہ  
رقم نہیں کے۔ اگر تم تھوین لی تو یہیں ماں کی پڑے سے کی:

"اوہ حشر کرو" وہ آدمی ریا لوڑ کو شنس دے کر گیا۔  
"بیس... بہت اچھا۔ ہوئی قادر۔ سیواز۔ سیواز"

"یہ خورت ہماری کون ہے؟" پوچھا گیا۔  
"سیب۔ بیوی" :

"تم دونوں بہت خوب صورت ہو۔ یہیں ملک سے تعلق رکھتے ہوئے  
ہوش شکریہ میں ملکے سے آئے ہیں" :

"بیان مہر سے ہو" :

"اسکو پیس میں۔ مردوں میں کوئی کوئی مساقہ۔ دراصل ایخنز  
جارہے تھے۔ میں ہمار بیوی۔ چیز پر صحت اپنی نہیں ہوں۔ میرے

عمران نے کچھ کہنا ہی چاہتا کہ مکور یا جھلک بہت ہر نوں پر انکلی  
دکھ کر اسے خاموش رہے کہا۔ اس کا اشارہ کیا اور اشاروں ہی میں اسے  
بتانے لگی کہ ان کی گفتگو ہیں اور بھی جنی خاصتی ہے۔ اس سے اہم  
باتیں نہیں تھیں تھیں ہوں گی۔

"زارنگاں۔ تم بہت مکر منظر آدمی ہو۔ میں کتنا ہوں  
کہیں لوگ بہت اچھے معلوم ہوتے ہیں۔ میں بیان کوئی تکمیل  
نہ ہو گی" :

مکور یا جھلکوں میں حیرت کے آثار نظر آئے اور اس  
نے اپنے ویٹیں بیک سے قلم اور فرشت بیک کاں کوکن شروع  
کیا۔ "حیرت اگر تو پر آواز پہل سکتے ہو۔ میں اس پر قابو نہیں

اس نے اپنے بیٹیت کیس نکالا اور مکور یا جھنے کے کھانے کی

ٹوکری اٹھائی۔ لامیج ان کی لامیج سے آگئی تھی، وہ اس پر چلے گئے۔

اس لامیج پاہیزور کے علاوہ ایک آدمی اور بھی تھا، جو ان کے تیچے  
بیٹھا۔ ناکارہ لامیج ایک رسی کے ذریعے دوسرا لامیج سے نہ کلک

کر دی گئی۔ اسکو پیس کے سفر شروع رہ گیا۔ ناکارہ لامیج کی پیغام  
والی لامیج اگئے تھی اور عمران والی لامیج اس کے تیچھے جل رہی تھی۔  
دفعہ ایک جانکارہ پیچھے کراس لامیج نے میانعت سمت میں رونگ  
مورڈ دیا۔

"بایتیں بائیں۔ یہ کھو۔" "عمران پر کھاہیے ہجڑے نے امزاد  
میں بولنا۔

چکچاپ پیشے رہو" "پشت سے آواز آئی" "ورن  
گولی مار دی جائے گی" :

"اے لامیج اسی جوڑی سے کی جیں" :

"مہربانی ہو گی۔ الگین اسکو پیس پیچا کوکو" :

"اے نہ دو۔ ویکھا جائے کا" "یکن دہلائیں فرائص بھرتی  
اکے کنی چل گئیں" :

"حیرت دیکھا" "عمران چمک کر لولا۔  
ہمارے سے متعلق نہاد نہ کانے کی کوشش کر رہے ہیں" :

"گلور یا جس خنک پیچے میں کہا۔  
عمران اپنے ساتھیوں سے متعلق چھنجلاہست میں مٹلا ہو گی  
تھا۔ ایکم کے مطابق انہیں اب تک واپس آ جانا چاہئے تھا۔  
لامیج واپس آئی اور بیان سے روائی کے وقت اچانک خراب ہو  
جاتی۔ اسی طرح وہاں انکی موجودگی کا جائزہ اکی جا سکتا تھا۔

سورج منبر میں گھنک جا رہا تھا۔ یہاں ایک لامیج پیچ  
آئی دکھانی دی۔ کچھ قریب آئی تو گلور یا جس سے اگھنکو کر رہا تھا۔  
مالا خڑی طے پاہیزور کے قیت افراد ان کی لامیج پر بیٹھ جاتا تھا اور  
دوسرے لامیج کو کھنچتی ہوئی اسکو پیس سک لے  
جاتے۔ اس انتظام کے تحت عمل سو نہیں ہی والا  
تھا۔ یہی دونوں دوڑ پڑے۔ ٹیکوں نے شرمذنی خاہ بر کرے ہجھتے  
تباہ کردہ مذوری کا میں اپنے کو کرہ گئے تھے۔ اس سے امنیں اظہار  
کی رسمت اٹھانی پڑی۔

"کوئی بات نہیں تھیں" "عمران نے خوشی سے کہا۔ "اب تو  
اسیں واپس پہنچا دو۔ کل صبح سے یہیں اپنی ہم شروع کر دیں گا"

"بالکل میری خواہیں کے مطابق یہ عمران بولنا۔" "آخوند  
دونوں اسکی لامیج پر تیکھیں گے" :

"تو بہت بڑا نجوا" ایک بیک پڑا۔

"دوںوں" :

"کیوں کیوں کوئی خاص کروڑا؟" "عمران چونکہ کر بولنا۔  
وہ دونوں کوئی جواب دیجئے این کام معانی کرنے لگے۔

سکرچ غریب ہر بڑا تھا۔  
"میرا خیال ہے کہ تم قدر یہ نہیں لے سکتے یہ مکھو یا نے  
آہستہ سے کہا۔

"تم دیکھتا تقدیر ضرور لے گی" "عمران خوش ہو کر بولنا۔  
انتے میں وہی دیلوں اپنے بیٹھے بھر دکھانی دس جوچہ در پہلے

اُدھر سے گوری پیغام۔ شاید وہ اسی جوڑے کے کرڈ کا لکھا ہے۔  
اس باروہ مکوکل کی لامیج کے تریب آجیں مکھو یا خوفزدہ نہ از  
میں عمران سے لگا کہ بتیں گے۔

کچھ دیکھنے والا خانہ ہے۔ چھاپاں کاں کھو ریا۔  
کھڑی بڑی دہ باش جانب دیکھ رہی تھی۔

"اے گھنے... ہوش رہو جاؤ" :

"کون؟" "عمران بھی" "اے کارہ دھرمی دیکھنے کا۔ دولا پیش  
جس سے کی طرف بڑھی آرپی تھیں" :

"اے کیا جاتا ہے؟" "پوچھا گیا۔

"اے کیوں؟" :

"ادھو... ہمارے لائق کوئی خذالت؟" :

"مہربانی ہو گی۔ الگین اسکو پیس پیچا کوکو" :

"اے نہ دو۔ ویکھا جائے کا" "یکن دہلائیں فرائص بھرتی  
اکے کنی چل گئیں" :

"گلور یا جس خنک پیچے میں کہا۔

عمران اپنے ساتھیوں سے متعلق چھنجلاہست میں مٹلا ہو گی  
تھا۔ ایکم کے مطابق انہیں اب تک واپس آ جانا چاہئے تھا۔  
لامیج واپس آئی اور بیان سے روائی کے وقت اچانک خراب ہو  
جاتی۔ اسی طرح وہاں انکی موجودگی کا جائزہ اکی جا سکتا تھا۔

جس سے دیکھا" "عمران چمک کر لولا۔

ہمارے سے متعلق نہاد نہ کانے کی کوشش کر رہے ہیں" :

گلور یا جس خنک پیچے میں کہا۔

عمران اپنے ساتھیوں سے متعلق چھنجلاہست میں مٹلا ہو گی  
تھا۔ ایکم کے مطابق انہیں اب تک واپس آ جانا چاہئے تھا۔  
لامیج واپس آئی اور بیان سے روائی کے وقت اچانک خراب ہو  
جاتی۔ اسی طرح وہاں انکی موجودگی کا جائزہ اکی جا سکتا تھا۔

سورج منبر میں گھنک جا رہا تھا۔ یہاں ایک لامیج پیچ

آئی دکھانی دی۔ کچھ قریب آئی تو گلور یا جس سے اگھنکو کر رہا تھا۔  
مالا خڑی طے پاہیزور کے قیت افراد ان کی لامیج پر بیٹھ جاتا تھا اور

دوسرے لامیج کو کھنچتی ہوئی اسکو پیس سک لے  
جاتے۔ اس انتظام کے تحت عمل سو نہیں ہی والا  
تھا۔ یہی دونوں دوڑ پڑے۔ ٹیکوں نے شرمذنی خاہ بر کرے ہجھتے  
تباہ کردہ مذوری کا میں اپنے کو کرہ گئے تھے۔ اس سے امنیں اظہار

کی رسمت اٹھانی پڑی۔

"کوئی بات نہیں تھیں" "عمران نے خوشی سے کہا۔ "اب تو  
اسیں واپس پہنچا دو۔ کل صبح سے یہیں اپنی ہم شروع کر دیں گا"

"بالکل میری خواہیں کے مطابق یہ عمران بولنا۔" "آخوند  
دونوں اسکی لامیج پر تیکھیں گے" :

"تو بہت بڑا نجوا" ایک بیک پڑا۔

"ستین میں تھیں نہیں مار سکتی" "چلو تو پھر۔" "خود گئی کا ارادہ بھی ملتوی کر دو اور مجھ پر  
اعتماد کر دو" :

"ترم تھا کیا کہ لوگے؟" "عمران خوش ہو کر بولنا۔" "اگر کچھ مکار کوئی تھا تو کیوں گا" :

"اگر تم پوری دیاستاری سے یہ بات کہہ رہے ہو تو مجھ  
منقول ہے" :

"لاڑیوں والی لامیج اس کے تیج کے تریب آجیں مکھو یا خوفزدہ نہ از  
سے ریا لوڑیتا ہو رہا ہے" :

کچھ دیکھنے والا خانہ ہے۔ چھاپاں کاں کھو ریا۔  
کھڑی بڑی دہ باش جانب دیکھ رہی تھی۔

"اے گھنے... ہوش رہو جاؤ" :

"کون؟" "عمران بھی" "اے کارہ دھرمی دیکھنے کا۔ دولا پیش  
جس سے کی طرف بڑھی آرپی تھیں" :

"یہ لامیج اسی جوڑی سے کی جیں" :

"اے نہ دو۔ ویکھا جائے کا" "یکن دہلائیں فرائص بھرتی  
اکے کنی چل گئیں" :

"کوئی بات نہیں تھیں" "عمران چمک کر لولا۔" :

وہ بہارے سے متعلق نہاد نہ کانے کی کوشش کر رہے ہیں" :

گلور یا جس خنک پیچے میں کہا۔

عمران اپنے ساتھیوں سے متعلق چھنجلاہست میں مٹلا ہو گی  
تھا۔ ایکم کے مطابق انہیں اب تک واپس آ جانا چاہئے تھا۔  
لامیج واپس آئی اور بیان سے روائی کے وقت اچانک خراب ہو  
جاتی۔ اسی طرح وہاں انکی موجودگی کا جائزہ اکی جا سکتا تھا۔

سورج منبر میں گھنک جا رہا تھا۔ یہاں ایک لامیج پیچ

آئی دکھانی دی۔ کچھ قریب آئی تو گلور یا جس سے اگھنکو کر رہا تھا۔

مالا خڑی طے پاہیزور کے قیت افراد ان کی لامیج پر بیٹھ جاتا تھا اور

دوسرے لامیج کو کھنچتی ہوئی اسکو پیس سک لے  
جاتے۔ اس انتظام کے تحت عمل سو نہیں ہی والا  
تھا۔ یہی دونوں دوڑ پڑے۔ ٹیکوں نے شرمذنی خاہ بر کرے ہجھتے  
تباہ کردہ مذوری کا میں اپنے کو کرہ گئے تھے۔ اس سے امنیں اظہار

کی رسمت اٹھانی پڑی۔

"کوئی بات نہیں تھیں" "عمران نے خوشی سے کہا۔ "اب تو  
اسیں واپس پہنچا دو۔ کل صبح سے یہیں اپنی ہم شروع کر دیں گا"

"روائی کے وقت اجنب اسٹارٹ دیکھ رہا تھا" :

"پوچھتے ہوئے" ایک بیک پڑا۔

توس نے عمران کو اس طرح مجھ نا شروع کیا جیسے اس کے سر پرستیک نکل آئئے ہوں۔  
 دیکھتا تھا بولا: "تم ہیں اس گھنٹا کام پر بھروسنا چاہتے ہو؟"  
 "بھی مجھ لو۔ نہار کیا گذا ہے؟ کیا میری ناک شتر جو ہو گئی ہے؟" عمران  
 نے پوچھا لائے تو ہر ٹھیک پوچھا۔  
 "اب... بت۔ تم سے خوف معلوم ہوتے گا۔"  
 "مکیں؟ ہمیں مجھے گھاں کھاتے دیکھ لیا ہے؟"  
 "میں سوچ رہی ہیں کہیں تھی کہ تم میں اس قدر درمند ہو گئی۔"  
 "میں بات ہے؟ کیا میری ناک شتر جو ہو گئی ہے؟" عمران  
 نے پوچھا لائے تو ہر ٹھیک پوچھا۔  
 "میں تم اس کی تجارت کرو گے؟"  
 "بھی مجھی کو کہیں اس سے بھت نہ رہنا چاہیے۔ میں  
 نے غصے لیجے ہیں کہا۔ "آخر آمدہ نہ ہرگز تو پہنچ جائے کوئی  
 زبردست تھا ری یہوی کو ہر دن بنائے گا اور تم ہے مجھ سے بیٹھے  
 سب کوڈ بیٹھے رہو گے۔ اس مصورت میں تو یہ فلم پہت زیادہ  
 قیمتی کہا۔"  
 "میں پہنچنے سے بھاگ کر رجھوں کا" عمران نے اس  
 کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھ لیجے ہیں کہا۔  
 "اگر میں کا پڑناش میں نکلے تو پورا جو ہر ہاتھ پہت اور  
 رکھ دوں گا۔"  
 "میں ضھول باتیں مذکورہ احمدوں کی طرح ہیاں تھا۔ آ  
 پھنسنے ہیں۔"  
 "پوری فرج سے کر کیں طرح داخل ہوئے تو ہمچنانہ  
 سے داخل ہر ناچاہے تو کیا میورت ہوئی؟"  
 "کیا مطلب؟" وہ چونکہ کہا سے نکوئے نہیں۔  
 "ضھول بیٹھت میں مذکورہ اور  
 "میں بھی۔ تم نے اپنی موقع دیا تھا کہ وہ ہمیں ہیاں  
 پڑناشیں۔"  
 عمران کچھ نہ بول۔  
 "ضوری بات ہے کیوں؟"  
 عمران نے بھت کھلکھل کر اس کے گلیاں پر باخڑا دیا۔  
 چند دوسرے بھی ٹھیک ہیں وہ اس کے پیشہ میں پہنچ ہوا اور دونوں پر  
 اچھاں پھینکیا کہ جو کھرے کے قریب کھرے ہو گئے تھے تو پہنچ کر  
 سیست زین پر گزرے گلوریا پہنچا کر دوڑھا جو ہرگز تھی،  
 یہاں جھاڑیوں کے دوسری طرف نہیں گئی۔ عمران پر ہے دلوں کی  
 طاری ہوئی۔ اس نے چران دونوں کو زین میں نہ تھنے دیا۔  
 بھی طرح ہمیں نہ دیے گا۔ گلوریا جھاڑیوں کے گھری  
 کھوئی خرچ کا پیٹ رہی تھی۔ تیون دلکل میں پسے ہو گئے جاڑوں  
 کی ہیں اسکے آواز دل میں پیچ جاتا تھا جیسا کہ جھانکیاں بیٹھے ہیں۔ عمران  
 بے ہوش کر کی جا گئی پیچ جاتا تھا جیسا کہ جھانکیاں بیٹھے ہیں۔  
 لے سکتا۔ کامیابی میں درست تھی کہ نہ کوئی ان قیمتیں کے خوب دھیل  
 میں بھی شاید فلیقی و قواعد نہ رہا۔ انہیں اسی حال میں بھجوڑا اس  
 نے اپنے بیویت کس اخباراً پر دوڑھا گلوریا کے قریب پہنچا۔  
 "چلو۔ جلدی سے کسی بھی بھیجنٹا ہے جھاں کچھ دیں۔"  
 پھر رہ گیں۔"  
 "چھ... چلو۔" گلوریا کا تھی ہرگز اسے بھکلانی۔  
 دونوں دوڑتے ہوئے جھاڑیاں پار کر گئے۔ سالی چائیں  
 اور نہیں تھیں۔ دونوں ان میں گھنٹے اور اونچے پیچھے راستے طے  
 کرتے رہے۔ بالآخر گلوریا نے ایک جگہ رکھنے کو کہا۔ دونوں  
 بھی طرح ہانپر رہے تھے۔ گلوریا تو نہ کہا۔ ایک بلونک کا اسکرپت تھا۔ عمران  
 نے اسے فوراً سنبھال لیا۔ جب اس کی مالت ذرا بچھی  
 لگئے۔ سب سے پہلے ہی آجائیں۔ وہ پھر کیا قائدہ؟"

ہو۔ باہر نکلے۔ عمران نے اپارٹمنٹ رہنا پڑے گا۔ یہ سائی ہماری  
 کائنات کی تھیں۔ بیویاں کی ساری آوازیں ایشی ٹرے اور ذمیں بجھوٹ  
 تھیں جا سکتی تھیں۔ اسکا وہیں پرہتا ہے۔ "اس آدمی نے سوال کی  
 دو۔ لکھے باخوخت کی تفریخ ہو جائے گی۔" اس آدمی نے سوال کی۔  
 "یہٹے رکھا در۔ مجھے مخفف قسم کے پرندوں کی اڑائیں  
 رکھا رکھنے کا شرق ہے۔ شاید تبارے جزیرے میں کوئی تی  
 امتحن ہو۔ کیا تم نے نہیں دیکھا تھا کہ وہ ریلوود ہو کر بیان لائے ہیں  
 "ماں یہ بات تو ہے۔ عمران نے خوفزدہ بیچیں کہہ لیکن  
 یہ تو سوچ کیا ہم لا جھ سے چھانبل کا دیتے۔ ہم تو بھی مجھ کرنے  
 شکر کہیں اسکو پیش کیا ہے۔"  
 "چھ سوچ۔ مجھے تو دُلگ رہا ہے۔"  
 "ڈسٹنکی کی بات ہے؟ وہ ماہنا ہوتا تو میں مارکر  
 سندھ میں پہنچ دیتے۔ بیال لانے کی کھڑکیت تھی؟"  
 "تم واقعی سے وقت ہو۔" یہ تو سوچ کی عورت ہوں۔  
 "عمران نے ٹیپ روک کر پریعت لیں میں بند کر دیا۔  
 ساتھی میں کہا۔ "ہمارا جیزیرہ بہت بڑا نہیں ہے اس پیسے  
 تھہاری تفریخ کے لیے کافی ساختہ نہیں لیا۔"  
 "یہ تو بہت اچھا تھا تم نے میں پیلی ٹوپنگ کا قائل ہوں۔"  
 واقعی ہر خوبصورت جوڑہ تھا۔ چاروں ہاتھ میزوہ بیڑہ  
 دیکھانی دے رہا تھا لیکن ان کا ساتھی نہیں عمارت کی حاشیے  
 جانے کی بیانے وہ ریس کی جانب سے چلا جا۔ گلوریا نے عمران کی  
 طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں بے اطمینانی کی جھیلیں بیٹھیں۔  
 چچ چاپ پیٹس رہا۔ وہ ایک ایسی گلے پیچے جھاں لیکے میران کے  
 گرد اُوچی اُوچی بھوکل دار جھاریاں تھیں۔ بیالاں نے ایک  
 پڑا اسمووڈی پیڑا دیکھا۔ فرساپی میں غمولوں کی شوٹنگ کے  
 سلسلے میں، استعمال یا جاتا ہے۔ وہ اونچی بھی پیٹے سے موجود تھے۔  
 ایک نئے غزلن کی طرف بڑھ کر اس کے ہاتھیں ایک فائی تھا اور  
 جا چکھا جاہیں تو کامیاب ہو کریں کے یا نہیں۔ گلوریا کے جیلات  
 اور عمران کے ساتھی تھے کہا۔ "یہ بات تم غور پڑھ دو اسی کے طبق  
 تھیں فلم میں رسول ادا کرنا پڑتے ہے۔ گا۔ ہا۔ ڈھڑا جاؤ اور سرزم  
 ساختا ہے۔"  
 "کیا تم لوگ سیر کے لیے تباہ ہو؟" اس نے پوچھا۔  
 "بانکل۔ بانکل۔" عمران نے چھک کر جواب دیا۔  
 گلوریا کی آنکھوں میں سرگلگی کے اُشارہ اُسی وقت پائے  
 ہائے لگتے ہیں جب، اس آدمی نے فیٹ میں قدم رکھا تھا۔  
 "کیوں؟ کیا بات ہے؟"

اسے ایسا عسوس ہو رہا تھا میں سے اب دھکت جائے گا۔  
اُس نے دیکھا اس کوئندگاری سے تین آدمی اُترتے۔ اُن میں سے  
ایک لفظی طور پر الگ چڑھا۔ دھنالوں میں داخل ہونے کے لیے  
اُسے بڑھوڑے تھے۔ پھر وہ کسی تدریجی تک پہنچنے کے کام کا ذریعہ  
زبردست دھماکے کے ساتھ تباہ ہو گئی۔ یہ دھماکا اتنا ہی زبردست  
تھا کہ اُن میں سے ایک اُڑھکتہ ہمچنانچہ چلا گیا۔ دو اونٹے میں  
آخر سے تین یعنی پہلے تھے وہیں پڑے رہے۔  
حتماً اسکا کوئی دوادھ نہ تھا۔ اُن کو اُڑھنے کے لئے ۱۱ لگھ۔  
اب تم قیزوں میری نذر پر ہو تمہارے بھی میتھرے اُڑھنے کے لیے  
میں تھنا پورے جسے کوئاں کو رکتا ہوں؟  
اللهم کے ساتھیوں میں سے جو نو حکمت ہو گئی پہنچا چکا۔  
پھر اُن کو کہا گیا۔ ہم ایک اُس نے بے شکی سے اپنے دونوں ہاتھ  
اوپر اٹھا رکھے۔  
”امم خدا۔“ اور تم دلوں بھی اپنے باختہ اُن پر اٹھا دی گران  
کیا اُن کو کہا گیا۔

غزیب عمارتوں سے آدمی ابلی پرے ہیں۔ عمران نے گلوریا سے  
لہذا، انکھوں کو علم ہے کہ تم سرف دو ہیں۔ اب وہ ہیں دھوکے  
سے کچھ کو بیمارا ڈالنے کی کوشش کرے گا۔  
گلوریا پھر نہیں بولی۔ اس کی توکو یا لکھی پڑھو گئی تھی۔ ایسا  
معلوم ہوتا تھا بیسے پھر سوچتے کہنے کی صلاحیت ہی خرچت  
ہو گئی۔ عمران کا خلیل درست نہ کل۔ کچھ در بعد ایک جیپ کار  
چلتا ہوا کی طرف آتی رکھاں دی۔ کچھ نہ سطے پر رکی اور اس سے  
بندوق لٹکا دیا۔ اسکے پس میں ایک ڈیڑا، کسر امند شد۔  
ہر سے لوگوں کی طرف آتی رکھاں دی۔ کچھ نہ سطے پر رکی اور اس سے  
کسکتا تارا بنا کاڑی کے پکڑ دیا۔ اسکی المقاومت ہر اسے جاتے رہیجے  
اس کے بعد وہ دو اسی ٹکنی۔ اب عمران نے ٹیپ لکارڈر  
اچھا یا ادا اس کے سینکڑم سیں جلدی جلدی کسی قسم کی تبدیلی کی اور  
یہ اس مقام کی طرف لے دیا۔ جگہ سے پہلے ہیں کاچھ کرتا ہے  
یادی تھا۔ کل دوریا اس کی مددت کے منصب ویاں مختصری کی تھی۔

وہ دونوں پوکھلائکڑی کوڑے سے ہو گئے تھے اور پھر ان کے  
ہاتھ تھی اور پھر پا ہو گئے۔  
عمران نہیں رہا۔ اب بیش جزیرے کے لوگوں سے مخالف  
ہمپول اکتوبر سے اسکم کا سامنہ قدم لے تو یہ زیرہ بچ جیتھا کہ فریبا  
جایا ہے گا۔ اسکم کی حمایت کا مطلب ہر کامیابی سے بغاوت۔  
تمثیلی معلوم ہونا چاہیے کہ آئندہ بڑوں کے ٹھانڈھے خصوصی کو رقم  
کر کے چھاکا۔ ایک عورت۔۔۔ عیناً لیز کے لیے اس نے  
مقدس شفیعیت سے بیمارستہ کی ہے۔ سیکل سیاحتی ای قسم اُس نے داؤ  
کی جیجوں کے درمیان بھر جائے کا دردار ادا کیا ہے۔۔۔ کسی نظم  
کے تقدیر کے نام پر تم تے ہملا جھگ کر اسے اور اسے اور اسے اور اسے  
حراء کر دو۔۔۔ ابھی اسے گاؤ اور اس کے ہاتھ پشت پہنچانے دو۔۔۔  
ا۔۔۔ سس دو ران کچھ اور لوگ بھی وہاں آئے تھے۔۔۔ گلوپیا  
تھے کیسا کارہ پشاں پرچھ تھا جسے اسی پھر درد بکھر کر پوٹوں

گلوریا نے تھوڑے لگایا۔ ذرا بی سی دی میں اس کے اٹھکم کو  
بیس ہر تھے دیکھا۔ اس کے باہر اور پر باندھو دینے کے لئے  
کی اواز تقریباً مخفی تھیں لیکن الملاطفہ کوئی نہیں آ رہے تھے۔  
” دوستو! تم نے تیکم سے وفی واری کا شوت دیا ہے۔  
ایسا رہنا چاہیے کوئی لاوڑِ عمران کی اواز پھر فضا میں پوچھی۔ ” اسے  
سیس پتار ہے۔ دو اس کے آنے والوں کو جیونگ کی خواہ کوئی اس

”بس ایک جھنکے میں یہ حال ہو گیں تمہارا حالانکہ اللہم کی  
گرون اٹھا دینے کا دعویٰ کر کے ... جلی خیں میرے سامنے“  
”الست ... تم پتا نہیں کون سرا دری کی چاہے ہو؟“  
”تم مجھ بتاؤ کس دل سے اس آدمی کو نسل کرتیں گیں سے  
سرت کیس کے رکھو تک پیچا ناخدا“  
”میکو نہیں مارنا پڑے اس وقت اُس کی کیسے آمد ہو گئی تھی؟“  
”میں جانتا ہوں“  
”میکا جانتے ہو؟“  
”تم کجھ بخیں کر دینا تو یہ کا تھہ پاک ہوا اب اللہم صرف  
تمہارا سے“  
”ارشادیہ... یہی بات ہو رکن یہ کیا تھا جس نے ہمیں کا پیر کو  
اس پڑھ تباہ کر دیا اب کیا ہو گا؟“  
”تمہیں اللہم کمال اسلامی حریم یاد ہے؟“  
”یہ ای کا حجاوں ہے۔ ایک عقور تین تباہ کن حریم۔ اتنا  
تبباہ کن کو قبورے جرمیے کو منذر تباہ کے“

درستہ میں کہاں سے تھا؟  
تیرپڑلے سے انگلکم کو لاسکی حربہ ملا تھا۔ مٹنو۔ یہی آنکھ  
بڑوں کا نام نہ شدہ بھول اور جسے انگلکم کی سرکوبی کے نتیجے میں کیا گیا تھے  
”کچھ بھی ہو۔ تم تباہ کر کر سکو اسکے“  
”میں تباہ کہ بھوں۔ تم ہومیں سے صاف ہو۔“  
”تم۔۔۔ میں۔۔۔ اتنی بخوبی۔۔۔ اتنی بخوبی!“  
”اپ کیں میں اپنی اصل بات بتائیا ہوں۔ پھر مسلم ہو گی  
خدا کا انگلکم اپنے کچھ کو جاؤں کو حرج اس کے بارے میں بیت کچھ  
جانستہ تھے۔ اپنی کئے بھوکن ایک دوسرا سے کو خدم کروانی چاہتا  
ہے۔ لہذا اس نے انگلکم پر باختلاف دو اتنے سے پہلے ان کی جایاں  
مچھ نامزد روی کیجا۔ آخری آدمی وہ تھا جس نے تم پر چاہا قمر سے مل  
کر تھا ماتھا۔“

”وہیں مرگی مہوتی تو بہتر تھا۔“  
استئنے میں جو بڑی کارپوری آوازِ سٹائی دی۔ سمجھی اُب اُنہیں  
دیکھائی دی۔ ریتی۔ انہوں نے دیکھا کہ ایک بیسی کا پیڑا جاہل  
پیر و ازر کر رہا۔ بعد میں سہل کا پیڑا تراہ بڑا تھا۔ عران تھے  
پر یعنی کسیں منحصراً اور پورا یعنی سی بیسی کا پیڑا وہاں پہنچا۔ دیکھ  
کے ساتھ اُس کے بھی پورے چہے جوڑ گئے۔  
”اُن تم اکبھی جی بھر بیا۔“ آوازِ من شترخی کی بناد کیا۔  
چکوڑا زد کوئی اور بھی انہوں نے دیکھا کہ جوڑے سے نجیب  
کیا۔

”اچھا بتم خاموش رہو۔ درختیں اپنارکسی پھر  
مے نکل دوں گی“  
”ٹھہرو۔ ٹھہرو۔ یاد آیا۔ میرے پاس بھوک اور  
پیاس رخ کرنے والی تیلشیس بھی موجود ہیں۔ اتنی بیس کوئین چار  
دن یہ آسانی لگا رہے جائیں گے۔“  
ایک گھنٹے بعد ہی انہیں بیلی کا پرکر گرا کر کھاہست سنائی  
وی ہتھی عزان نے اپنا بیٹھ کیں اٹھایا۔  
”کیکر سے مہر ڈکیا۔ ایک پندرہ دنول کی اوازیں سنو گئے ڈودہ۔  
خفر دہ کی اوازیں بولی۔  
”غیض۔ اس میں سے ٹپ ریکارڈر نکال دوں گا اور  
پھر تم دیکھتا۔“  
عزان نے غصہ خود کرنے سے پہلے ڈاکٹر دادا کو کہے  
”بیلیت لیں میں کچھ تربیتیں کی چیزیں اور انہیں تید بھیوں کی بنائیں  
پڑو ہے۔ بڑی اڑادی سے سماں تھا یہے پھر تھا۔ دیکھتے ہی  
دیکھتے اس نے ٹپ ریکارڈر بیلیت لیں سے نکال دیا۔  
طرف رکھدا اور الیکٹریکس کے کنترول سسٹم پر ہاتھ رکھتا  
گروہا بولدا۔ اچھا ہی۔ الکٹریک بہارے سے خلاف اعلان جنگ  
کر رہا ہو گی۔“  
”فضولی کیوں ملت کرو۔ جیب اپنی اس حافظت کا کوئی  
تمارک نہیں کر سکتے تو دنما جیجی بزم جائیں گے۔“

میں کا پڑکی آوازِ قرب بھوتی جاہی خی جیسے دھران  
کو روکنی دیا۔ اس نے نظرِ لکی ایک ناپوکرکت دری۔ ہمیشہ اُن  
بریتِ بیس سے نیکِ رکفایس مگندرہ۔ اور جیسے ہی ایک کا پیر  
کی اوچانی نیک پیغما۔ ایک زیرست دھماکے کے ساتھ تین پاپر  
کے پر پیچے اُو کچے۔ اس عین مسٹر شمع دھماکے نے گلوریا کو ڈالکر کوکو دی۔  
وہ سمجھی۔ ایک طرف اڑسک گئی۔ ایک طرف گوس پڑی تیری  
سے پر یعنی سس کی طرف آ را تھا۔ بریتِ بیس ند کے علاں سے  
گلوریا کو ٹھنڈے میں مددی جس کے چہرے پر چھایاں اُڑپی  
خیس اور زبان سے الماظا نہیں نیک رہے تھے۔ پچ کہنا جاہی  
تمیلیکی صرف ہر مرثی کر کرہ جاتے تھے۔  
کسی قدرِ حالت سچھل توگرخ نے اس سے کہا۔ ”اب ہیں  
فری طور پر اپنی پوزیشن تبدیل کر لئی چاہیے۔“  
وہ چبچ پاپ اُجھی تھی اور درگلِ عقل ان کے ساتھ چلتے  
لی اس۔ تقویٰ دری بیدارہ ایک اسی جگہ پیچے چھپ جہاں چھپ کر وہ  
اس کے کنارے اور اسی حصہ سرخ لامپ نظر کر رکھتے۔

تھا جیسے ان کی رو جوں جنم سے پر پوار کر گئی ہوں۔  
”عن... نامکن...“ انکھم کچھ دیر بیدار ہے۔

”سمیرا شبدہ تہار سے لاسکی جو ہے سے کہتا جماری تھا۔  
تم نے دیکھا تھیں من کو جست ہو گئی۔ اس نے اسے اسی وقت  
بناہ کر دیا تھا جب وہ مارکوس پر آیا تھا۔“

انکھم دونوں ہاتھوں سے سرخالے بیٹھا عران کو خالی خالی  
نظرؤں سے دیکھا جا رہا۔ اچانک اس نے عران پر چلا گئا۔  
عران اس کی فرطت سے بچنی واقع تھا۔ اس نے غافل نہیں تھا۔  
اُس نے اسے باختوں پر سروکا اور دونوں میں زور آئی ہے۔  
رپا اور سیر نے دخل تمازی کی کوشش کی بی تھی کہ گلوریا جھپٹ  
پڑی۔ ”بیٹھی رہ میتا۔“ بکھر ہوتے اس نے اس کے بال مخفیوں میں  
جھٹے اور روش پر دے چکا۔

ڈوسی طرف عران انکھم کو کارکرہ بیٹھا تھا۔ ذرا ہی کی  
دیر میں اس نے اس کے چڑی پر چلے کر دیے۔

چھار انکھم اور یا فرش پر بے شکر پڑے تھے۔

وہ دونوں اٹھنے پڑے کرہتے گئے تھے اور عران کہہ رہا تھا۔  
”انکھم بتم جھے بچ پچ لیک سیکھ کر الامال کر دینا چاہتا تھا۔  
لیکن تم ہمیں جانتے کہ نہیں کن حالات میں لوگوں کی لیک سیل کرتا  
ہے۔ بیٹھنے سے ملک کی عدالت میں پیش ہو کرے اسے اپنے دیکھی تھی۔“

دوں کوچھ نہ ہے۔

”میں نہیں پاتا۔“ ہمیں نہ ہے۔ ”عران کہتا رہا۔“ اب

دیکھو یا یہ جارا بھروسہ تھا۔

مشترکہ سوڑتے۔

اس کے بعد دونوں پاہر نکلے تھے اور کہنے باہر سے  
مقفل کر دیا گئا۔ گلوریا کے قدم رکھ کر اسے تھی عران نے  
سہارا دے کر اپنے کہنیں ملایا۔ وہ اس کے سینے سے مٹکائے  
کی تھیں جیسی کی طرح بچت کر دیتے۔

”عران کہاں ہے؟“ انکھم لولہ۔ ”جسے اس سے ملا۔“ اس ق

کے الامال کر دوں گا۔“

”اے... اے... دیکھو جم کو دیکھ پر۔“ اسے اعتماد جاب  
دے جاتے ہیں۔ اگر کوئی مورت یہرے سامنے روپڑے۔ میں  
خود کو بالکل امر و دلکی جیل محسوس کرنے لگتا ہوں اور جو سے ٹھیک ہی  
حافتہ سرزد ہو جاتی ہیں۔ تین کو رندہ میں پیچے گا۔

عران نے گلوریا سے کہا۔ ”فی الحال ہم دونوں کو آرام  
کرتا چاہئے، لیکن میں کہنے کا انکھم کو تہاری اصل شکل مزدود کا فائدہ  
”سوزن در صورت وہ خوش ہو کر بولی۔“ اس میں ان دونوں  
کے مٹکے پھٹکوں گی۔ ”عران نے سفت یہ  
”ہمیں! تم ایسی کوئی حکمت نہ کرو گی۔“ عaran نے سفت یہ  
تیں بہا اور دہم کر خاموش ہو رہی۔

دوسرے دن عaran نے گلوریا کامیک اپ امدادیا اور

اُسے ساخت کے انکھم والے کہنے میں بیچایا۔ اسے دیکھتے ہی

انکھم پر کھا کر کھا ہو رہا۔

”بیٹھ جاؤ!“ عaran با تھا کہ فرمایا۔ ”ذ صرفت اسے بلکہ  
ان تیڈوں کو بھی میں نے پیالا جیسیں کے بعد دیکھے ایک گورے  
کے باقتوں قتل ہوتا تھا!“

”تو اس کا سلطان یہ ہو جاؤ اک اٹھ بول سے مجھے معاف ہوں  
لے گی۔“

”میں آٹھ بول کی بات کر رہے ہو؟ انکھم!“

”کی سلطان؟“

”تم اور رینا دیمیر سرسرے قیدی ہو اور گلوریا و مدد معاف  
گواہ ہے تھا سے خلاف!“

”یعنی۔۔۔ یعنی۔۔۔“

”تم عaran کے قیدی ہو۔“

”اوہ۔۔۔ سب اچھے!“ انکھم نے پوری تھیہ

لایا اور گلوریا بحیرت سے عaran کی طرف دیکھتے ہی۔

”تم اپنے حواس میں رہنا۔“ عaran نے اس سے کہا۔

”سب جائیں جنم میں۔“ جسے کسی کی پر را نہیں۔“ گلوریا نے

انکھم کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ”جسے تیز شور کی گرفتاری پر خوشی

۔۔۔ لذت بھی عaran کی قیدی ہوں تو جسے اس پر خوشی ہی ہوئی کوئی

لذتی کے اس لذتی نہیں پن سے تنگ آگئی ہوں جو نظر سے

لگا۔۔۔“ عaran سامنے پر اس قدر بن گیا تھا۔“

”بیویو۔“ عaran حقیقتی تہاری بہتری چاہے گا۔

”عaran کی تھیں ہمیں۔“ عaran سے اسے اسی قدر بھی

عaran اور گلوریا ان کے قریب جا پہنچے رہیں اور میرا اخیں  
بڑی فرستے دیکھ رہی تھی۔ انکھم ایتھے اونچا پہاڑ کی بڑی بھری  
سائیں نے رہا تھا۔ وقعتہ میں دیمیر بولی۔ ”ڈاکٹر...!“ اس پر جو دا  
ہر کنایتہ دیکھوں گی جس کے سامنے میں پیش کیا جائے گا۔

”غامشوں!“ انکھم میکھیں کھوئے گئے۔ عaran بھری بھری اور اس  
میں بولی۔ ”جسے قلطی سرزد ہو گئی تھی۔ میں معاف ہاں گئی توں

کا معاف کردیا جاؤں گا۔ مجھے حقیقی ہے۔“

”اچھا۔ اب میں بیٹھ دیوں گی۔“

بہیں کا پتھر پہنچنے میں دیر نہیں گئی تھی۔ اس پر جو تینوں

بیٹھ کر اسے تھے جنم ہوئے قلم بندی کی تحریر پر عaran کے باقتوں

مارکھائی تھی۔ وہ بہت بڑی بحاجت سے معافی کے خواست گا کریں گے۔

”اُرے کو کوئی بات نہیں۔“ عaran نے بھی کہا۔ ”تم شوون

تو انعام کے مستحق ہو۔“ تہاری بی وہی سے میں انکھم کو دیکھ کر اپنا

بڑوں کے آگے وہ کتنا تھرے ہے؟“

انکھم اور رینا دیمیر کو ہیچ کا پتھر میکھایا گیا۔۔۔ دینوں بھی

بیٹھے اور سہل کا پتھر دے دیا۔ خور چاہی افغانی میں بندہ ہو گیا۔

پانٹ کو مدیا ہے۔ دیتا ہو اس وہیں جو گھر سے تک لایا جائے۔  
وہ دونوں انکھم کے جو ہری سے میں بیچاۓ ہے تھے۔ ہیلی کا پتھر  
نے لیندیا اور سوہنے وہیں تر گئے۔

عaran نے پانٹ سے کہا۔ ”اب تم والپر جاؤ۔ سب سے  
کہہ دیتا کہ جنم بڑوں کے جھوٹی بھریے سے قلم نہ لکھے  
خوری ایکھا ماتھ کلہاں سے بیچیں گے۔“

پانٹ اپسے سلام کر کے ہیں کا پتھر میکھا گیا۔

کوئی لایچ و کھانی دی جو انہیں بھلے دن اس جنم سے میں لانی

تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جسے وہ دیرے ہے جو ہریت کے کوڑھرے

لگائی رہی۔۔۔ لایچ سامنے آگئی اور دونوں قبڑی ترک دھرتے  
ہوئے ان تک سچے۔۔۔“ پتھر دیکھ لایچ کا سفر شروع ہوا۔۔۔“

جنمیوں کے سامنے سے تکی تکی جیتنے۔۔۔“ ان اڑاتیں مسندے

پر سکون تھا۔ تین ٹھنٹے بعد لایچ نے انہیں ایک جہاز کے

قریب پہنچا گئا۔

”اُرے۔۔۔ تو وہی ہے۔“ گلوریا بے احتیاط۔

”وہی نہیں پہنچتے ایکھر ہوں۔“ عaran بھی اس کے

دیکھ رہا۔ اس کی آوار دُور دُور تک نہیں گئی۔ اس کے بعد مجھے

ایک بہیں کا پتھر بھی چاہیے۔“

”شاپاش!“ عaran نے ٹیک ریکارڈر کے مانیک میں

کھا اور اس کی آوار دُور دُور تک نہیں گئی۔ اس کے بعد مجھے

دو لوگ چانپ سے اُرکر پھریتی کی طرف چلے گئے۔

”رینا دیمیر کے مانیک اس کی پتھر پر بندھے ہوئے تھے۔“

کے جو ہری سے میں قدم بھی ترکھ کے گا۔ بہر جاں اب اس کے  
بعد جسے تم سب مقفل طور پر پسند کر دے گے وہی تہارہ بھر مقرر  
کی جائے گا۔“

وہ لوگ انکھم کو اسی چانپ پر بچڑھ کر اپس چلے گئے۔

کلوریا کے دل کی دھکر کو پھر تیز ہو گئی۔ وہ سچ رہی تھی کہ

آٹھ بڑوں کے اس خانہ سے سے تو انہیں سرزد ہوئی ہے۔ مجھے مانگ

دی نہیں۔ اسی طوفت آتا جاہی دیا اور جو دھر اٹھ کر

اس کی طوفت دوڑ گئی۔

”وقت۔۔۔ قدر نے تو واقعی کمال کر دیا۔“ وہ اس کے قریب

پیش کر رہا کے اُو پریگر تھی ہو گی۔

”اُرے۔۔۔ اسے۔“ عaran نے اس سے سنجھاتے ہوئے کہا۔

”واقعی میاریوں چاہرہ ہے کہ میں بیٹھ دیمیر کو بھی لا

شروع کر دیوں۔“

”کوئی شش کرو۔“ عaran بھی سانہ میں کار لپڑا۔

”مگر۔۔۔ قدر نے پتھر کی میں کیا ہو؟“ اس پتھر سے

ترانے کے ہو؟ میں بیٹھ اسی دمیر کو بھی تھی۔

”اچھا۔۔۔ اب اُو حصہ جو ہے۔“

”اُس کے پیش کر دیوں گا؟“

”میں اٹھنے کی جاگی ہو گا؟“

”تم ان کے خلاف گواہ کی جیتی سے میں کی جاگی،“

اور ہر سکتا ہے کہ اس کے بعد تم کی جنمیں کیا مانگ بنا

دی جائی۔۔۔ میں تہاری سفارش کر دیوں گا۔“

”نہیں۔۔۔ میں تہارے سے سانچھا جاتی ہوں۔“ لیکن اس کی

شعبے کے سر پر ایسی ہو گے۔ مجھے اپنی ماں تھیں کام دے دینا۔“

”چلو۔۔۔ ہی ہی۔“

وہ اس کے ساتھ اس جگہ پہنچی جہاں سے اس نے اسکے

گاڑی کو تباہ کیا تھا۔ کچھ دیر جو ہریتے کے لوگ رینا دیمیر کو بھی

ایسی چانپ پر سکھی گئے جہاں انکھم نہ دھاپا۔

”شاپاش!“ عaran نے ٹیک ریکارڈر کے مانیک میں

کھا اور اس کی آوار دُور دُور تک نہیں گئی۔ اس کے بعد مجھے

ایک بہیں کا پتھر بھی چاہیے۔“

”وہ لوگ چانپ سے اُرکر پھریتی کی طرف چلے گئے۔“

رینا دیمیر کے مانیک اس کی پتھر پر بندھے ہوئے تھے۔

یہ میرا خدا ہے۔ اس کیں کے فیصلے کے بعد جیاں کہوں گی تھیں  
بھجوادیا جائے گا۔

"مم۔۔۔ میں جانتی ہوں تم وی کرو گے جو کہہ رہے ہے بہوڑا

"تو پھر حب سوچا۔۔۔ درد۔۔۔ میرا نوں پریک ڈاؤن"

وہ سکیاں لئی ہجتیں اس کے پاس سے بہت کی گئی بُجھی درد

بعد اس کی حالت بسحال گئی تھی۔

دوپہر کو کھانے لی میرا اس نے عمران کے کھانے بہت

دلیر اور شریف ہو۔ اتنے دن تھمارے ساتھ ہبی میکن ٹھیٹھڑت

کی حدود سے تجاویز ہیں کیا؟"

"میں شرافت کی حدود سے تجاویز کرنے کے قابل ہیں نہیں ہوں"

"دلیر، شرافت اور شریف سے ہو۔" وہ جل کر بولی۔

"صرف سخن۔۔۔ دوسری حضور میسات میرے والد صاحب

میں بدر ہے ام پائی جاتی ہیں۔"

"کہیں بھکن بھیں ہے کہہ رہے ہیں تھمارے ہی ہکن ہیں وہ حکوں۔

محبے تھمارے ہلک کی عورتوں بہت اچھی لگتی ہیں۔۔۔ میں انکی

گھنی مل جاؤں گی۔"

"سُرگز نہیں۔۔۔ گالیسوں اور کو سنوں کے علاوہ اُن سے

کچھ نہیں۔۔۔ بچے تو جاپاں غورتی بہت اچھی لگتی ہیں۔"

"تم غلط کہہ رہے ہو۔ اپنے فرانش کی ادائیگی کے علاوہ

تھیں اور کچھ اچھا نہیں لکھتا۔"

"اگر تم میرے والد صاحب کے ذمہ میں بات اُتار

سکو تو میں تم کو بلکہ کٹلوڑی بنا دوں گا۔"

"کیا وہ تھیں پیش نہیں کرتے؟"

"عمران نے مالیسان اندرا میں سکونیش دی۔"

"وہ کیا کرتے ہیں؟"

"اگر شست کی وجہان کرتے ہیں۔۔۔ تم کھانا کھاؤ۔۔۔ تھیں میرے

والد صاحب سے کیا سروکار، وہ میرا بھی ملتا ہے۔"

"تھماری کوئی بات بھی میں نہیں آتی۔۔۔ گھور یا طویل سانس

لے کر بولی۔

"خود میری بھوپیں نہیں آتی۔۔۔ عمران نے کہا اڑوگی سے

گلاس میں پانی اندر لینے لگا۔

غلور یا خاموشی سے اُسے بکھری ری۔

عمران نے پانی پی کر بیکن سے ہوشٹ خشک کیے اور

بول۔ ایش ٹرے ماؤنٹ کو قریب سے نہ دیکھ سکا۔ اس کا افسوس

۔۔۔ انکھ کے باختہ آجائے کہے بعد میں نے وہاں بھرنا مناسب

نہیں سمجھا تھا۔"

"اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تم عمران ہو تو تم کے بھتی

کوئی رے جسے کوتیاہ کرو یا کم از کم اتنا کارخانوں ہی کو دوبارہ

کام کرنے کے تابی نہ رہنے دو جہاں مشتقات اور غصہ رسانی کی تیاری

ہوتی ہے۔"

"یہ قریں بھی کسی دن اُتاروں کا لقین کرو۔۔۔ وہاں مشترق

وہی کافی کام بیاد رکھا دنوں تک نہیں بیچنے پڑتے گا۔۔۔ میں

اُسے برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔ فی الحال بچے انکھ کو اپنے ہلک

ہلک پہنچانا ہے۔۔۔ سیپاہی فریض۔۔۔"

"ایک بات بھی میں نہیں آتی۔۔۔ اگر انکھ لاسکی جو عالم

کیسے بچے کریں۔۔۔ وہاں سے بچاں کھرا ہو جائے۔"

"سیپاہی اُسی کے کوئی آفری آدمی کے بچے سے جانے کی

اطلاع مل گئی تھی۔۔۔ اس کے بعد ہمیں اُس نے ہمارا عالم چھوڑا ہو گا۔"

وہ کچھ دیر خاصو شر ہے۔۔۔ دفعتہ گلور یا جنگ کو کوئی بھی

وہاں بچے جیل میں سہن پڑے گا؟"

"جس کو بچا ہو گیں کہمیں دعوہ معافت کو اہ بنا دیں گا اور تم

میری ہجان رہیں گے۔"

وہ بُجھ پڑی۔۔۔

عمران نے اُسے ہرمت دے دیکھا۔

"مہمان بنا کر جی دشمن کی نظر سے دیکھتے رہے گے؟" وہ

اُسے سچم را انکھوں سے دیکھتی بھری بڑے بیمار سے بولی۔

"اُسے۔۔۔ بات پر ماخوچی پڑتے لگاتے ہیں مول سے بنیادہ کھا گیا۔۔۔

چہاڑا اُپنی پیچی پہروں کا سیدھہ ہے تا منزل اُل جاہنے والی دوڑا

